شفقت رسول
دارالصدر ربوہ

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

مارچ سنہ ۱۹۸۸ء

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین ناز

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

امان ۱۳۶۷ ہش

مارچ ۱۹۸۸ء

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین ناز

پبلشر :- چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر :- قاضی منیر احمد
مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی - ربوہ
کتابت :- حمید الدین

فہرست

جلد نمبر ۲۹
شمارہ نمبر ۳

شرح چندہ

پاکستان —— بیس روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ :- ۲ دو روپے

اداریہ

منتظر نگاہیں......؟

سیدنا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں ایک وجود باجود کی بعثت کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ سے احیائے دین ہوگا اور دینِ حق کی نشأۃِ ثانیہ اُس کے ہاتھوں مقدر ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) " اُبشرکم بالمھدی یبعث فی امّتی علیٰ اختلاف من النّاس و زلازل"۔

(النجم الثاقب جلد ۲ صـ۱۱۲ مطبع پٹنہ سنہ ۱۳۱۳ھ)

کہ مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ امام مہدی میری اُمّت میں ایسے زمانہ میں مبعوث ہوگا جبکہ لوگ فرقہ واریت اور اختلافات کا شکار ہوں گے اور زلازل آئیں گے۔

(۲) "عن حذیفۃ بن یمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مضت الف ومائتان واربعون سنۃ یبعث اللہ المھدی" (النجم الثاقب جلد ۲ صـ۲۰۹)

کہ حذیفہ بن یمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی آپ نے فرمایا جب ۱۲۴۰ سال گذر جائینگے تو اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

مندرجہ بالا دونوں احادیث کی روشنی میں تیرھویں صدی ہجری امامِ موعود کا زمانہ ہے اور اسی صدی میں یہ خیال شدّت سے پایا جاتا تھا کہ امام مہدی ظاہر ہونے والے ہیں۔

جنابِ مولوی صدیق حسن خان صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

" بودن ایں صد سیزدہم موقع فتن و آفات کثیرہ عظیمہ چیزی ست کہ بر زبان کہ ومہ شہرت دارد وتاآنکہ طفل بودیم پیرزنان را میشنیدم کہ میگفتند حیوانات ازیں مائۃ پناہ خواستہ اند وہر چند ایں معنیٰ بعینہٖ از حدیثی صحیح ثابت نیست اُما ملاحظہ انقلاب عالم وتقلب احوال بنی آدم کہ دریں زمانہ آخر ست شاہد عدل ست برآنکہ پیش ازیں رنگ گیتی بایں عنوان نبود وشرح ایں ماجرہ طوامیر طویلہ ودفاتر ثقیلہ میخواہد مشتی نمونہ از خروار واندکی از بسیار در ابواب سابقہ جلوہ گر شدہ مابقی برآں قیاس باید کرد دا آنچہ باقی ست ہمیں ظہور مہدی موعود ہست تاکی اتفاق افتد وکدام وقت

از ازمنہ آتیہ مرضی او تعالیٰ باشد" (حجج الکرامہ ص ۳۹۵ مطبع شاہ جہانی بھوپال ۱۲۹۰ھ)

یہ کہ تیرھویں صدی بڑے بڑے مصائب، آفات اور فتنوں کا زمانہ ہے اور ہر کس و ناکس کی زبان پر اس کا شہرہ ہے یہاں تک کہ جب ہم بچے تھے تو بوڑھی عورتوں سے سُنا کرتے تھے کہ کہتے ہیں حیوانات نے بھی اس صدی سے پناہ مانگی تھی اور اگرچہ یہ مطلب ہُو بہو صحیح حدیث سے ثابت نہیں لیکن جہان کا انقلاب اور انسانوں کے احوال کی خرابی جو اس زمانہ آخر میں ہے اِس امر پر پورے طور پر گواہ ہے کہ اس سے پہلے زمانے کی حالت اس قدر خراب نہ تھی اور اِس بات کی تشریح کے لئے دفتروں کے دفتر درکار ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے کسی قدر سابقہ ابواب میں ان کا تذکرہ مندرج ہے اور باقی حالات کا اسی پر قیاس ہو سکتا ہے۔

اب صرف یہ امر رہ گیا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہو۔ پتہ نہیں اس کا وقت کب آتا ہے اور کونسا وقت خدا تعالےٰ کی مرضی کے مطابق ہوگا۔

حدیث الغاشیہ میں حضرت جعفر صادقؒ کی ایک روایت درج ہے :-

"مہدی ظاہر نہ ہوں گے جب تک کہ لوگوں کو خوفِ شدید نہ ہو۔ طاعون نہ ہو۔ سخت فتنے، زلزلے، بلائیں نہ پہنچیں۔ عرب میں تلوار چلے۔ لوگوں میں اختلاف پڑے۔ دین میں تشتت ہو۔ حال میں تغیر ہو.... آدمی کو آدمی کھانے لگے"۔ (حدیث الغاشیہ ص ۳۴۹)

پھر اِس کی وضاحت صاحبِ کتاب مذکور یوں فرماتے ہیں :-

"اِسی طرح دس سال آخر صدی سیزدہم و آغاز سال چہار دہم ہجری میں بہت سے زلزلے آئے۔ بلادِ مختلفہ میں ظاہر ہوئے۔ آیات ارضی و سماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے۔ یہ سب آفات و آیات و زلازل علامات قُربِ قیامت ہیں"۔ (حدیث الغاشیہ ص ۳۱۸)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں :-

"علمنی ربّی جلّ جلالہٗ انّ القیامۃ قد اقتربت و المھدی تھیّأ للخروج"۔

(تفہیمات الالٰہیہ محدث ولی اللہ شاہ)

کہ میرے ربّ نے مجھے الہاماً بتایا کہ قیامت قریب آگئی ہے اور امام مہدی مبعوث ہونے کے لئے تیار ہے۔

جناب نواب صدیق حسن خان صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

(۱) "جس دن سے اِس امت میں یہ فتنے واقع ہوئے ہیں پھر یہ اُمت یہ ملت نہ سنبھلی۔ جس کی غربت اسلام کی کیابی روز افزوں ہوتی گئی یہاں تک کہ اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے"۔

(اقتراب الساعۃ ص ۱۲ مطبع مفید عام ۱۳۰۱ھ)

(۲) "مَیں کہتا ہوں کہ مدّت سے یہ امّتِ اسلام ذکرِ دجّال سے غافل ہو گئی ہے۔ اس کے نکلنے کو بھول گئی ہے۔ یہ غفلت و نسیان ایک بڑی نشانی اُس کے قُرب خروج کی ہے ...... اب مادہ ظہور امام و روح اللہ علیہما السلام کا طیار ہے۔ دُنیا جور و ظلم سے بھر چکی ہے مسلمانی نام کو رہ گئی ہے۔ اسلام غریب و حقیر ہو گیا ہے۔ اعوان و انصار دجّال ہر قطر و مصر میں بکثرت موجود ہیں۔ علماء و وعاظ کی کثرت ہے مگر کوئی عالم اپنے وعظ میں ذکر خروجِ دجّال کا نہیں کرتا۔" (اقتراب الساعۃ صـ ۱۴۲ مطبع مفید عام سنہ ۱۳۰۱ھ)

پھر فرماتے ہیں:۔

"مَیں کہتا ہوں اِس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرھویں صدی پر ہونا چاہیئے تھا مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اِس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ مہینے گذر چکے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل رحم و کرم فرمائے چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں۔" (اقتراب الساعۃ صـ ۲۲۱ مطبع مفید عام سنہ ۱۳۰۱ھ)

پھر حتمی فیصلہ کے طور پر لکھتے ہیں:۔

"بہر ہر تقدیر ظہور مہدی بر سر صد آئندہ احتمال قوی ظاہر دارد۔" (حجج الکرامہ صـ ۵۲ مطبع شاہ جہانی بھوپال سنہ ۱۲۹۰ھ)

کہ ہر صورت میں مہدی کا ظہور آئندہ صدی کے آغاز میں احتمالِ قوی رکھتا ہے۔

اِسی طرح رقمطراز ہیں:۔

"بر سرِ مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی ست اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند۔" (حجج الکرامہ صـ ۱۳۹ مطبع شاہ جہانی بھوپال سنہ ۱۲۹۰ھ)

کہ چودھویں صدی کے سر پر جس میں دس سال باقی رہ گئے ہیں حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا ظہور ہو تو وہ مجدّد و مجتہد ہوں گے۔

رسالہ بُرہان میں اثنا عشری کا خیال یوں درج ہے:۔

"اثنا عشری کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انیسویں یا بیسویں صدی کا آغاز ہی امام مہدی کا زمانہ خروج ہے۔ سنہ ۱۹۱۲ء ایسا زمانہ ہے جو خدا کے جنگی قانون کے اجراء کا خواہاں ہے۔ اِس وقت ایسی طاقت کی ضرورت ہے جو ...... انسان کو جسم پرستی سے آزاد کر کے روحانیت کے میدان میں لائے۔"

(رسالہ بُرہان نومبر ۱۹۱۲ء)

نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں:۔

"زمانہ فاطمی منتظر قریب الحصول و مرجو القرب ست و وقوع امارات صُغریٰ —— و تغییر عظیم عالم و

اہل عالم وضعف تام اسلام و رفع علم وشیوع جہل وکثرت فسق وفجور وبغض وحسد وحبّ شدید مال وقصر ہمت در تحصیل اسباب معاش وذہول کلّی از دار آخرت و ایثار کامل دنیا بر آخری امارات جلیہ وعلامات بیّنہ قرب زمان ظہور اوست۔"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵ مطبع شاہجہانی بھوپال ۱۲۹۰ھ)

کہ زمانہ فاطمی منتظر کا حصول کے قریب اور نزدیک میں امید رکھنے کا وقت ہے۔ علاماتِ صغریٰ کا وقوع نیز عالم اور اہلِ عالم میں عظیم تغیر، اسلام میں ضعفِ تام، علم کا عنقا ہونا، جہالت کی اشاعت، کثرتِ فسق وفجور، بُغض وحسد، مال کی شدید محبت، اسبابِ معاش میں ہمت کی کمی (حرام مال کمانے کا رجحان) دارِ آخرت سے مکمل عدم توجہی اور دُنیا پر فریفتہ ہونا یہ بڑی بڑی علامات اور کھلے کھلے نشانات اُس کے ظہور کے زمانۂ قریب میں ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

غایۃ المقصود میں ہے:۔

" وعجل فرجہ " اے خدا امام مہدی کو جلد نکال۔ (غایۃ المقصود جلد دوم صفحہ ۱۹۲)

صاحب الصراط السوی تحریر فرماتے ہیں:۔

" بیا اے امامِ صداقت شعار ❊ کہ بگذشت حد از غمِ انتظار

بروں آئے زمنزل اختفاء ❊ نمایاں کُن آثار مہر و وفا "

(الصراط السوی حصہ اوّل صفحہ ۳۶۳)

کہ اے صداقت شعار امام ظاہر ہو کہ انتظار کا غم اپنی حد سے تجاوز کر چکا ہے اِس لئے اپنے مقامِ اختفاء سے باہر آ اور مہر و وفا کے آثار جو مفقود ہو چکے ہیں کو نمایاں فرما۔

پھر لکھتے ہیں:۔

" امام المھدی متیٰ انت غائب ❊ فمنّ علینا یا ابانا بأوبۃ "

(الصراط السوی حصہ اوّل صفحہ ۳۶۷)

اے امام مہدی تُو کہاں غائب ہے۔ اے ہمارے روحانی باپ اپنے نزول سے ہم پر کرم فرمائی کر۔

شیخ عطار کی طرف یہ اشعار منسوب کر کے لکھے ہیں:۔

صد ہزاراں اولیائے رُوئے زمیں ❊ از خدا خواہند مہدی یقیں

یا الٰہی مہدیم از غیب آر ❊ تا جہاں عدل گردد آشکار

(الصراط السوی صفحہ ۳۶۳)

کہ ہزاروں اولیائے کرام صفحۂ ہستی پر مہدی کے انتظار میں خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اے پروردگار ہمارے مہدی کو پردۂ غیب سے ظاہر فرما تاکہ اُس کے ذریعہ سے جہان میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو۔

امام شافعی حمو بنی جناب رضا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے تأسف سے فرمایا :-

"سیدی غیبتك نفت رقادی" کہ اے میرے آقا تیری غیبت نے میری نیند اُڑا دی ہے۔

(الصراط السوی ص۵۳۴)

خواجہ حسن نظامی مشہور صوفی سجادہ نشین درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء لکھتے ہیں :-

"ممالکِ اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی مَیں نے اُن کو امام مہدی کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اسی ۱۳۳۰ھ میں امام ممدوح ظاہر ہو جائیں گے۔" (اخبار اہلحدیث جنوری ۱۹۱۲ء)

چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کیا خدائے علیم و خبیر نے زمانے کی ان منتظر نگاہوں کو دیدارِ موعود کی لذت سے آشنا فرمایا یا تشنگی کے صحراؤں میں بھٹکنے دیا اور مایوسی و قنوطیت کے سراب میں بہکا دیا؟ اور کیا ایسا کرنا خدائے قادر و توانا کے شایانِ شان ہے؟ یا کیا عدمِ معرفت کے نتیجہ میں تصویر کا دوسرا رُخ تو نہیں۔

"فليس بعجيبٍ أن يستطيل الجهال من هٰذه الامّة مدة غيبة صاحب زماننا عليه السّلام ويرجع كثير منهم عما كانوا دخلوا فيه بغير اصل وبصيرةٍ ثمّ لا يعتبروا بقول الله تعالىٰ ذكره حيث يقول الم يان للّذين أمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالّذين اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون۔"

(وقف عام من كتاب اكمال الدين ص۱۲)

اور یہ عجیب نہیں کہ اِس اُمت کے جاہل امام قائم علیہ السلام کی غیبوبت کی مدت کو لمبا کر دیں اور ان میں سے اکثریت اس آمد کے عقیدہ کو ماننے کے بعد بغیر کسی بنیاد اور بوجہ عدمِ بصیرت اس کو خیر باد کہہ گئی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس قول کی بھی پرواہ نہ کی جیسا کہ وہ فرماتا ہے "کیا نہیں وقت آیا مومنوں کے لئے کہ اُن کے قلوب ذکرِ الٰہی اور جو حق کے ساتھ اُترا ہے کی وجہ سے جھک جائیں اور وہ نہ ہوں ان لوگوں کی طرح جن کو قبل ازیں کتاب دی گئی۔ پس لمبی ہو گئی ان پر مدت اور ان کے دل سخت ہو گئے اور اُن میں سے اکثر فاسق ہیں۔"

فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَار

خلاصہ خطبات حضرت امام جماعت احمدیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۸ء بمقام سبا۔ گیمبیا

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج جنوری کی ۲۲ تاریخ ہے اور جمعہ کا دن ہے۔ اِس وقت مَیں گیمبیا کی سرزمین میں خطبہ دے رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا جب سے مَیں آپ کے ملک گیمبیا میں آیا ہوں خدا کے فضل سے مسلسل اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نظارے دیکھ رہا ہوں۔

حضور نے فرمایا: خدا کے گذشتہ فضلوں کے تجربے کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے ملک میں آنے سے قبل مَیں نے ایک اندازہ لگایا کہ میری کوششوں سے بڑھ کر کس حد تک خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کامیابی عطا کرے گا۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ میرے اندازے سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اِس سفر کو کامیابی عطا فرمائی۔

حضور نے فرمایا: آپ کے ملک گیمبیا میں آکر مجھے معلوم ہوا کہ اِس ملک کے باشندے عموماً شریف النفس لوگ ہیں۔ مذہبی اختلاف کے باوجود دوسرے ملکوں سے آنے والے مذہبی لیڈروں سے نہایت پیار اور خلوص سے سلوک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زریں ارشاد ہے مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ جو خدا تعالیٰ کے بندوں کا شکریہ ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ خدا تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرسکتا۔

اِس لحاظ سے نہ صرف مجھ پر آپ کے ملک کے باشندوں کا شکریہ واجب ہے بلکہ خود آپ پر بھی جو اس ملک کے باشندے ہیں باقی سب ملک کے باشندوں کا شکریہ واجب ہے۔ انہوں نے احمدیت کی عزت افزائی کی اور نہایت اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھایا۔

حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو پہلے ہی اِس ملک میں خدمات کی توفیق دے رہا ہے۔ پس مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ دُنیا کی عالمگیر جماعتِ احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اِس

ملک کے ساتھ اپنے تعاون کو بڑھائیں۔

حضور نے فرمایا: افریقہ کو جب تاریخی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو اس سے جو سلوک ہوُا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ باہر سے بہت سی قومیں آئیں لیکن انہوں نے افریقہ میں کمایا اور یہاں کی کمائی باہر کی دُنیا میں خرچ کی۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں بہت زور سے یہ تحریک فرمائی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اس تاریخ کا رُخ بدل دیا جائے اور تمام عالمگیر جماعتِ احمدیہ دُنیا میں کمائے اور افریقہ میں خرچ کرے۔

حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو توفیق عطا فرمائے گا کہ ان کی کھوئی ہوئی دولت جماعتِ احمدیہ آپ کو واپس کر رہی ہو گی۔

فرمایا: اِس وقت ان سکیموں کی تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں جن پر اِس خطبہ سے قبل ہی کام شروع ہو چکا ہے۔ اِس وقت اُن مشوروں کی روشنی میں جو ہو چکے ہیں مَیں تمام احمدیہ جماعتوں کو سرِ دست یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ کمرِ ہمت کس لیں اور ہر میدان میں افریقہ کی خدمت کی تیاری شروع کر دیں۔

مثلاً امریکہ کی ڈاکٹرز ایسوسی ایشن جلد از جلد اپنے نمائندے بھجوائے جو سارے افریقہ کے ممالک کا دَورہ کریں جہاں جماعت خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ پھر اپنی رپورٹ اپنی مجلس میں رکھیں پھر مجھے سفارشات پیش کریں کہ افریقہ میں کام کے لئے یہ یہ تجاویز ہیں اور ان میں ہماری طرف سے یہ یہ تعاون ہو گا اِسی طرح انگلستان، یورپ اور دوسرے ممالک کی احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشنز بتائیں کہ وہ کیا خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حضور نے فرمایا: ڈاکٹروں کی مَیں نے ایک مثال دی ہے دُنیا میں جس پیشے کے اور جس علم میں مہارت رکھنے والے احمدی موجود ہیں ان سب کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے پیشے کے لحاظ سے افریقہ کی مظلوم انسانیت کے لئے کتنا وقت خرچ کر سکتے ہیں اور کیا صلاحیتیں مہیا کر سکتے ہیں۔

فرمایا یہ تحریک روپے پیسے کی دولت والی تحریک نہیں بلکہ انسانی قابلیت کی دولت رکھنے والی تحریک ہے پس ہر شخص مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے مطابق اپنی قابلیتوں کو افریقہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تیاری کرے اور اپنے کو اُف مجھے پیش کرے۔

حضور نے مختلف شعبوں میں مہارت رکھنے والے احمدی ماہرین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب میرے مخاطب ہیں۔ اِس لحاظ سے مخاطب نہیں کہ سرمایہ کاری کریں اور افریقہ کو لُوٹ کر چلے جائیں بلکہ اس لحاظ سے مخاطب ہیں کہ ان کی خدمت کریں اور ان لوگوں کو اپنے قدموں پہ کھڑا کریں۔

حضور نے فرمایا مَیں نے نام بنام ان پیشوں کا اِس لئے ذکر کیا ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ جن کے نام

لئے گئے وہ تو مخاطب ہیں اور جن کے نہیں لئے گئے وہ باہر رہ گئے بلکہ سب میرے مخاطب ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ جس کو خدا تعالیٰ نے وقف کی توفیق عطا فرمائی وہ اپنے نام پیش کر دے گا خواہ عارضی دَورہ کیلئے پیش کرے یا لمبے عرصہ کے لئے پیش کرے۔

حضور نے فرمایا: جو پہلی تحریک چل رہی ہے اس میں شدید ضرورت ہے کہ کثرت سے نام آئیں۔ اساتذہ کی ضرورت ہے اور اس طرح ہر معیار کے ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ خدمت کے مطالبے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اس لئے اِن سارے امور میں نصرت جہاں تنظیم نَو کا مَیں اعلان کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا: ایک نئے ولولے اور ایک نئے جذبے کے ساتھ گزشتہ نصرت جہاں کے نام کو مزید آگے بڑھانے کے لئے نیا شعبہ نصرت جہاں تنظیم نَو اِن سارے امور پر غور کرے گا اور انشاء اللہ العزیز جماعت کو نئے میدانوں میں افریقہ کی خدمت کی توفیق بخشے گا۔

فرمایا: یہ عجیب خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اور گیمبیا کی یہ خاص سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ نصرت جہاں کی اوّل تحریک اِسی ملک سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی تھی کہ اس ملک گیمبیا سے نصرت جہاں تحریک کا اعلان کریں اور آج اِس تحریک کے دوسرے حصّے کے اعلان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ملک کی زمین کو یہ اعزاز بخشا ہے۔

خدا تعالیٰ یہ اعزاز آپ کو مبارک کرے اور اِس تحریک کو بھی پہلی تحریک کی طرح ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سایہ تلے آگے بڑھاتا چلا جائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ جنوری ۱۹۸۸ء بمقام 'بو' سیرالیون

حضورِ انور نے تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: الحمدللہ اس وقت تک جتنا بھی دَورہ ہو چکا ہے ہر پہلو سے کامیاب رہا ہے امید ہے اللہ تعالیٰ دَورہ کا بقیہ حصّہ بھی ہر رنگ میں مفید بنا دے گا۔

حضورِ انور نے فرمایا: مَیں خوش ہوں اور مطمئن ہوں۔ فرمایا اِس دَورہ کو کامیاب بنانے میں ایک تو گورنمنٹ سیرالیون، خاص طور پر صدرِ مملکت، وزراء اور گورنمنٹ آفیشلز اور سیرالیون کے عوام نے بہت تعاون کیا ہے۔ ہمارے پروگراموں میں گہری دلچسپی لی ہے۔ حضور نے فرمایا سارے ملک میں پولیس نے ہمارے ساتھ خاص تعاون کیا۔ انہوں نے ہمارے آرام اور استقبال کے لئے بہت کچھ کیا اور بہت عزّت افزائی کی۔ فرمایا حکومت کا یہ تعاون جماعتِ احمدیہ کی قومی خدمات کا مُنہ بولتا ثبوت ہے اور ان خدمات کی

بدولت ہی یہ دَورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے اور ہر طرف سے ہمیں تعاون ملا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بے لوث اور DEDICATED خدمات جو عموماً ساری دُنیا میں اور خاص طور پر سیرالیون میں جماعت پچاس سال سے کر رہی ہے یہاں کے لوگ ان سے باخبر ہیں اور بہت شکرگزار ہیں۔ الحمد للہ۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ پچاس سال پہلے جو کام بعض مشکل اور خوفناک حالات میں شروع ہوا تھا اور ہر وقت خطرات کا سامنا رہتا تھا اب یہ مشکلات آہستہ آہستہ ٹل رہی ہیں اور امن کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ تین طبقوں نے یہاں خاص طور پر کام کیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ ترقی نصیب ہوئی ہے۔ پہلا طبقہ مربیان کا ہے جنہوں نے بڑی بے لوث خدمات کی ہیں اور قربانیاں دی ہیں۔ انہیں زبان کی وجہ سے مشکلات کا سامنا بھی رہا اور ان مشکلات پر قابو پانے میں وہ محنت بھی کرتے رہے۔ کچھ نے مقامی زبان سیکھنے میں بڑی مستعدی دکھائی بعض مربیان نے مستعدی نہیں دکھائی مگر مَیں امید رکھتا ہوں کہ اب مقامی زبان سیکھنے میں وہ خاص کوشش کریں گے۔ اِسی طرح حضورِ انور نے مقامی مربیان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مقامی مربیان جو جامعہ احمدیہ سے نہیں پڑھے علم کی کمی کے باوجود ان کی خدمات بھی بے لوث ہیں۔ انہیں زبان پر پورا عبور حاصل ہے جب وہ بولتے ہیں تو مَیں اُن کی زبان تو نہیں سمجھتا مگر اُن کی بات سیدھی میرے دل میں اُترتی ہے۔ زبان میں مہارت کا ثبوت اُن لوگوں کے چہروں پر نظر آتا ہے جو انہیں سُن رہے ہوتے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا مَیں بہت خوش ہوں۔ بظاہر یہ مقامی مربیان نظامِ دعوت اِلی اللہ میں دوسری رَو میں شمار ہوتے ہیں مگر وہ حقیقت میں پہلی رَو سے کم نہیں ہیں۔ اِس قابلِ تعریف کام کی وجہ سے مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سیرالیون میں جامعہ احمدیہ قائم کیا جائے۔ بفضل اللہ تعالیٰ اِس کے لئے زمین ایک پیراماؤنٹ چیف نے پیش کر دی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا دوسرا طبقہ احمدی اساتذہ کا ہے جنہوں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ بعض غیر از جماعت اساتذہ بھی ہیں مگر وہ احمدیوں کی طرح بہت اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں۔ بعض عیسائی اساتذہ مَیں نے دیکھے جو احمدیت کے پیغام کے لئے مکمل وقف ہو چکے ہیں۔ بچوں میں احمدیوں کی تنظیم، تعاون اور احمدیت کی رُوح کو بڑھانے میں پوری طرح ممد ہیں۔

فرمایا: ہمارے بعض کام کرنے والے اساتذہ جو بیس سال سے یہاں ہیں۔ اپنے خاندان میں لمبے عرصہ تک ملنے نہیں گئے۔ بیماری یا کسی عزیز کے فوت ہونے پر نہیں گئے۔ یہ عظیم خدمات ہیں جو وہ صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کرتے ہیں اور خدا کی مخلوق کے لئے وہ یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا: ایک اور خاص بات یہ ہے کہ احمدیہ ترانہ سارے ملک میں قومی ترانے کے بعد بہت مقبول ہو رہا ہے سب طلباء بغیر مذہبی تمیز کے بڑے شوق سے اس ترانے میں شامل ہوتے ہیں۔

فرمایا: تیسرا طبقہ ڈاکٹر صاحبان کا ہے۔ مجھے علم ہوا ہے کہ احمدی ڈاکٹرز حیرت انگیز کام کر رہے ہیں اور عوام ان کی خدمات سے باقی تمام طبّی اداروں سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے عوام میں کہا کہ احمدی ڈاکٹرز کی خدمات حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین ہیں۔ بجلی، پانی اور آپریشن کے لئے بعض ضروری آلات نہ ہونے کے باوجود بہت سے آپریشن کرتے ہیں مگر آج تک ان کا ایک آپریشن بھی ناکام نہیں ہوا۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ معجزہ اللہ تعالےٰ کی برکات کا ہے۔ ہمارے احمدی ڈاکٹروں کو سائنسی علم جو میڈیکل کالجوں میں حاصل کیا ہے اُسے ہی استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ روحانی علم سے بھی مریضوں کی مدد کرنی چاہیئے جو انہوں نے احمدیہ جماعت کے ایک فرد ہونے کی وجہ سے حاصل کیا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر ہو اور ان کی خدمت خدا کے نزدیک خاموش دعا بن جائے۔

فرمایا: اب سیرالیون کے عوام کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے اور ان میں مجھے گھنٹوں بیٹھنے کا موقع ملا ہے۔ میں جہاں بھی گیا میں نے انہیں بے لوث دیکھا وہ دینِ حق کی خاطر ہر خدمت کے لئے تیار رہیں۔ وہ عموماً غریب ہیں مگر اپنے ایمان میں غریب نہیں۔

فرمایا: اگر مناسب مواقع مہیا کئے جائیں تو ان کی خوبیاں بڑھ سکتی ہیں مگر یہ لوگ بدقسمتی سے ایسے مواقع سے محروم ہیں۔ احمدیہ جماعت دوسرے علاقوں میں بھی اس سے زیادہ خدمات کے میدانوں میں پھیل سکتی ہے۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ سارے ملک کی خدمت کریں۔ کوشش کریں اور غریب لوگوں کو مشکلات سے نکالیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خوبیاں عطا کی ہوئی ہیں۔

آخر پر حضورِ انور نے احبابِ جماعت سیرالیون کو داعی الی اللہ بننے کی تحریک فرمائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ فروری ۱۹۸۸ء بمقام آبی جان۔ آئیوری کوسٹ

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے فرمایا: میں اس ملک کے باشندوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بندوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہیئے۔

فرمایا: جماعت کی تعداد کم ہونے کے باوجود یہ بیت الذکر بھری ہوئی نظر آ رہی ہے۔ افریقن لوگوں کے

بارہ میں فرمایا کہ افریقن لوگ خدا سے محبت کرنے والے، سچائی کو جلد قبول کرنے والے تعصب سے پاک ہیں اور مَیں ان کا مستقبل روشن دیکھتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ اس قوم کا کردار بنانے میں ان کے معزز صدر کی ذاتی شرافت کا بڑا دخل ہے جو نہ خود متعصب ہیں اور نہ ہی تعصب کی اجازت دیتے ہیں۔ انہیں خدائے واحد سے سچا پیار ہے اور خدا کے نام پر فساد اور قتل و غارت پسند نہیں کرتے۔ صدرِ مملکت سے پینتالیس منٹ کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملاقات بہت دلچسپ رہی جس میں صدر نے ملکی امن اور باہمی اخوت کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہمارے ہاں ایک گاؤں میں عیسائیوں اور مسلمانوں نے مل کر گرجا اور مسجد بنائی جس سے باہمی اخوت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ سے مَیں خود بھی بہت متأثر ہوا۔

پھر حضور نے فرمایا کہ مَیں اس ملاقات کے دوران اس مہربان صدرِ مملکت کی درازیٔ عمر اور کارآمد زندگی کے لئے دعا کرتا رہا اور تمام احمدیوں کو ان کے لئے دعا کی تلقین کرتا ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ افریقن ملکوں کے دورہ سے مَیں اس بات کا قائل ہو رہا ہوں کہ افریقہ کو محض روحانی، مذہبی اور اخلاقی مدد کی ضرورت نہیں بلکہ ہر قسم کی مدد کی ضرورت ہے اور خاص طور پر اقتصادی راہنمائی کی۔ کیونکہ امیر قومیں اِن کی سادگی کی وجہ سے اِن کو لُوٹتی ہیں اور جو تعلیمیافتہ ہیں وہ مغربی تہذیب کے نشے میں مست ہیں یہاں تک کہ طرزِ زندگی اور روزمرہ استعمال کی چیزیں بھی اُنہی سے برآمد شدہ ہوتی ہیں۔ اور یہ عادات CORRUPTION اور رشوت ستانی کو جنم دیتی ہیں جو سارے ملک کے لئے نقصان دِہ ہوتی ہیں۔ پھر امیر ملک ایسے بددیانت سیاسی افراد اور افسران سے فائدہ اُٹھا کر غریب ملکوں میں اپنے مفاد کے لئے داخل ہوتے ہیں اور ان کو اپنی غلامی میں لے آتے ہیں اور یہی وہ خطرہ ہے جو افریقی ممالک پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے اِس لئے ایک مذہبی سربراہ کی حیثیت سے مَیں احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اِس خطرہ کے موقع پر اِن ممالک کی مدد کے لئے تیار ہو جائیں۔

فرمایا کہ مَیں یہ بات اِس لئے نہیں کہتا کہ مَیں مغربی قوموں کا دشمن ہوں۔ مَیں تو کسی کا بھی دشمن نہیں بلکہ خدا کے ہر بندے سے محبت کرتا ہوں لیکن مَیں یہ بات غریبوں کی محبت کی وجہ سے کہتا ہوں۔

حضور نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر ممکن کوشش کریں کہ افریقن قوم اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے۔ ان خطرات سے لوگوں کو بچائیں اور انہیں اِن خطرات سے آگاہ کریں۔

احمدیوں کو تحریک کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ ہر علم کے ماہرین جو ان ملکوں کے اقتصادی حالات بدل سکتے ہیں مجھے لکھیں اور اپنے خرچ پر ان کا دَورہ کریں یا وقت دیں اور جماعت ان کو خرچ دے گی اور یہ

لوگ اپنے پیسے سے نہیں بلکہ اپنے علم سے ان کی خدمت کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔

خطبہ کے آخر پر حضورِ انور نے تمام مقامی اور غیر ملکی احباب کا شکریہ ادا کیا خصوصاً خدام کا اور فرمایا کہ یہ دوسروں کے لئے نمونہ تھے۔ اللہ ان کو جزاء دے، ہمیشہ ان کا ساتھی رہے اور آپ سب کے دلوں میں اپنی مخلوق کی محبت پیدا کر دے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر فروری ۱۹۸۸ء بمقام سالٹ پانڈ۔ غانا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: آج پروگرام کے مطابق جمعہ کے بعد (جلسہ سالانہ غانا کا) اختتامی اجلاس ہونا تھا لیکن وقت کی کمی کے پیشِ نظر مَیں نے امیر صاحب سے کہا کہ جمعہ کے خطاب کو ہی اختتامی خطاب سمجھ لیا جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا: کل صبح یہاں آنے سے قبل مجھے غانا کا ایک تاریخی قلعہ دیکھنے کا موقع ملا۔ مجھے قلعہ کے وہ تاریخی مقامات دکھائے گئے جہاں آج بھی گذشتہ صدیوں کی تاریخ ثبت ہے۔ سترھویں صدی سے لیکر آج جبکہ بیسویں صدی ختم ہو رہی ہے مختلف یورپین قوموں نے غانا کے باشندوں سے جو سلوک کیا اور ان پر جو دردناک مظالم کئے ان کی ساری داستان اس قلعہ پر رقم ہے۔ حضورِ انور نے غانا کے باشندوں پر کئے جانے والے مظالم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ غانا کے باشندوں کے جسموں کو بھی غلام بنایا گیا اور بظاہر آزادی کا نعرہ لگانے والے پادریوں نے ان کی رُوحوں کو بھی غلام بنایا، ان کی سیاست اور ان کے معاشرہ کو بھی غلام بنا لیا گیا۔

حضورِ انور نے فرمایا: اِس ملک کی تاریخ میں اِس صدی کے آغاز میں ایک اَور سلسلہ رُونما ہوُا اور وہ بھی باہر سے آنے والی ایک قوم سے تعلق رکھتا تھا یعنی جماعتِ احمدیہ۔ جماعتِ احمدیہ یہی دعویٰ لے کر آئی کہ ہم تمہاری رُوحوں کو آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تمہاری تعلیم کا اِنتظام کریں گے اور تمہارے بدنوں کو صحت دیں گے لیکن ان دونوں تاریخ ساز مہمات میں تاریخ ساز فرق دکھائی دیتا ہے۔

فرمایا: جماعتِ احمدیہ کے ساتھ نہ تیر و تفنگ آئے نہ توپیں، نہ کوئی حکومت اسے اپنے سایہ تلے لے کر آئی جماعتِ احمدیہ غریبوں کی جماعت بن کر یہاں آئی جو کہ رُوحانی دولت بخشتی رہی۔ تعلیمی دولت بھی عطا کی اور جسموں کی صحت کے لئے بھی کوشاں رہی لیکن اس کے بدلہ میں ایک پیسہ بھی غانا سے لے کر باہر نہیں بھجوایا۔ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ اُن تاجروں کے گروہ نہیں آئے جو کوڑیوں کے دام آپ کے ملک کا سونا لے کر اپنے ملک کی زینت بڑھاتے رہے۔ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ ان سے بالکل مختلف نظارے پیش کرتی ہے۔ اِس موقع پر

حضورِ انور نے غانا میں کام کرنے والے ابتدائی مربیان کے حالات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے کس طرح تکالیف اور مصائب اُٹھا کر یہاں کام کیا۔ اُن پر ظلم کیا گیا۔ تمام دُنیا کی طاقتیں اور چرچ کی طاقتیں ان کے مقابل پر ایک عظیم قلعہ اور دیوار کی طرح حائل ہوگئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ برٹش پارلیمنٹ اور عالمی چرچ کونسل نے منصوبہ بنایا کہ افریقہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چرچوں، سکولوں اور ہسپتالوں کا جال بچھا دیا جائے تاکہ سارا افریقہ عیسائیت کے قبضہ میں آجائے۔ فرمایا: یہ وہ زمانہ تھا جبکہ دُنیا کے دانشور یہ اعلان کر رہے تھے کہ جماعتِ احمدیہ کی یہ کوشش کہ افریقہ کو عیسائیت کے چُنگل سے نجات بخشے ایک احمق کی خواب ہے ہم اسے ناکام کر دیں گے۔ فرمایا: آج دیکھو غانا میں یہ مجمع اِس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی نصرت آسمان سے آتی ہے تو دُنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اور وہ اپنے بندوں کو کامیاب کر کے دکھاتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا میں نے غور کیا تو مجھے دکھائی دیا کہ افریقہ کی رُوحانی آزادی کا کیا سوال ابھی تو ان کی جسمانی غلامی کے دن بھی پورے نہیں ہوئے۔ غلامی کے نام بدل گئے۔ زنجیریں تبدیل کر دی گئیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج بھی افریقہ غلامی کی زنجیروں میں اُسی طرح جکڑا ہوا ہے جس طرح سو سال پہلے تھا۔ پہلے افریقہ کی دولت اقتدار اور طاقت کے بل بوتے پر لُوٹی جا رہی تھی اب وہ دولت مالی نظام کے چُنگل میں جکڑ کر لُوٹی جا رہی ہے۔ افریقہ آج بھی بے اختیار اور بے بس ہے اور غیر قوموں کا محتاج ہے۔ آج افریقہ کو ایک طرف تو سفید ہاتھ لُوٹ رہا ہے اور دوسری طرف اپنا سیاہ ہاتھ بھی لُوٹ رہا ہے۔ فرمایا: افریقہ کو اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لئے اپنی ہستی کی شناخت کرنا ہوگی اور دعاؤں سے مدد مانگنی پڑے گی اس کے علاوہ اس کی نجات کا کوئی چارہ نہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا غلامی کی اس رات کو جو صدیوں سے طاری ہے مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ اس رات کو ٹلانے میں ہر ممکن کوشش کرے گی لیکن جب تک دلوں میں روشنی پیدا نہ ہو رات ٹل نہیں سکتی۔ خدا اِس کوشش کو کامیاب فرمائے۔

مجھے امید ہے کہ دُنیا کی تمام جماعتیں جب کوشش کریں گی اور دعا کریں گی تو افریقہ کو روحانی آزادی ہی نہیں بلکہ جسمانی اور اقتصادی آزادی بھی جماعت کی کوشش کے ساتھ عطا ہوگی۔ وہ تمام منصوبے جو میرے ذہن میں خدا تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے یہاں ان کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں خدا تعالے میرے دل میں نئی نئی کھڑکیاں کھول رہا ہے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ اُن پر ضرور چلے گی۔ یہ فدائی جماعت ہے اور امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہنے والی ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضورِ انور نے احبابِ جماعت کو صحیح طریق پر باقاعدہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ فروری ۱۹۸۸ء بمقام اوجوکورو۔ نائیجیریا

تشہد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا دَورۂ افریقہ نائیجیریا میں ختم ہو رہا ہے اور میری دعا ہے کہ یہ میری آخری ملاقات نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ دوبارہ آپ سے ملاقات ہو۔

فرمایا: رپورٹس کی بجائے اپنی آنکھوں سے دیکھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ افریقہ کے متعلق جو میرا یہاں آنے سے پہلے تأثر تھا وہ یہاں آکر بالکل تبدیل ہوگیا ہے کیونکہ مَیں نے آپ کو قریب سے دیکھا ہے اور آپ کے مسائل کا علم ہؤا ہے۔

فرمایا: مَیں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ یہ دَورہ ہر لحاظ سے مفید ثابت ہؤا ہے۔ فرمایا افریقہ اور افریقن کردار کے متعلق بہت سی اچھی باتیں میرے سامنے آئی ہیں جنہیں جان کر خوشی ہوئی ہے۔ اسی طرح چند ایسی باتوں کا بھی علم ہؤا ہے جنہوں نے مجھے مستقبل کے بارے میں فکرمند کر دیا ہے لیکن مایوس نہیں۔

افریقن لوگوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ وہ وسیع ذہن کے مالک ہیں اور متعصب نہیں ہیں۔ جب دلیل کے ساتھ اُن سے بات کی جائے تو وہ مان لیتے ہیں۔ اِس پہلو کے لحاظ سے افریقن ممالک دوسرے ممالک سے جن کا مَیں نے دَورہ کیا ہے صفِ اوّل میں ہیں۔ فرمایا جو لوگ آپ کو کم ذہن سمجھتے ہیں وہ مکمل طور سے غلطی پر ہیں۔ آپ روشن دماغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل عطا کی ہے اور آپ کو یہ صلاحیّت عطا کی ہے کہ آپ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکتے ہیں اور آپ میں زندگی کے ہر میدان میں ترقی کے امکانات ہیں کیونکہ جو سچ کو سچ کہتے ہیں اور غلط اور صحیح میں تمیز کر سکتے ہیں ان کے مستقبل میں ترقی کے امکان لامحدود ہیں۔

فرمایا: دوسری خوبی جس نے مجھے متأثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ بڑے صابر لوگ ہیں اور سارے دَورۂ افریقہ میں صبر کو مَیں نے امتیازی نشان کے طور پر پایا ہے۔ آپ سب بڑی خاموشی سے تکالیف کو برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے اور ان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

فرمایا: تیسری اہم خصوصیّت آپ کی کشادہ قلبی ہے اور تمام مذاہب کے لوگ ایک خاندان کی طرح امن سے رہ رہے ہیں اور کوئی دوسرے کو صرف مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دُکھ نہیں دیتا۔ فرمایا: یہ افریقہ کا اعلیٰ کردار ہے جو دوسرے ممالک میں شاذ کے طور پر ہے۔

فرمایا: چوتھا اہم کردار یہ ہے کہ آپ بہت شکر گزار ہیں اور یہ بھی بہت اعلیٰ خصوصیت ہے۔

ہیں جہاں بھی گیا اظہارِ تشکّر کا جذبہ لوگوں کے اعمال میں پایا۔ اِس ضمن میں حضورِ انور نے بتایا کہ کس طرح گورنمنٹ اور عوام نے حضور کا استقبال کیا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ جو احسانات آپ نے افریقہ پر کئے ہیں اُن کی وجہ سے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

حضور نے فرمایا: انہوں نے بتایا کہ وہ اِس لئے ہمارے شکر گزار ہیں کہ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر احمدیت نہ آئی ہوتی تو سارے کا سارا سیرالیون عیسائی ہو جاتا۔ احمدیت نے آکر عیسائی مذہب کا مقابلہ کیا ہے اور جذبۂ محبّت سے دینِ حق کو پھیلایا ہے اور ہمیں یہ یقین دلایا ہے کہ اسلام ہی آخری مذہب ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ افریقہ کے عیسائی بھی بڑے ہمدرد اور شکر گزار ہیں اور انہوں نے باوجود یہ جاننے کے کہ اس خطّہ میں مذہب کے میدان میں احمدی ہی اُن کے واحد مخالف ہیں جو عیسائیّت کو ختم کر رہے ہیں، بڑی عزّت کا سلوک کیا اور ان خدمات کی وجہ سے ہمارا شکریہ ادا کیا جو احمدیت نے افریقہ کی کی ہیں۔ حضورِ انور نے بتایا کہ مختلف علاقوں کے بشپ آپ کے استقبال کے لئے آئے۔

حضورِ انور نے آخر پہ چند ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی جو افریقہ کے مستقبل کے لحاظ سے خطرناک ہیں اور بتایا کہ ان باتوں کا مقابلہ کریں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کے امن اور یگانگت کو غیر ملکی طاقتوں کی طرف سے خطرہ لاحق ہے اور وہ مذہب کو ایسے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں جو آپ میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا کرے اور آپ کو آپ کے کردار کے خلاف خطرناک سازش کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے اِس لئے اگر آپ اِن چیزوں سے متنبّہ نہ ہوں گے اور ہونے دیں گے تو وہ وقت بعید نہیں کہ آپ ایک دوسرے سے لڑنے لگ جائیں۔

فرمایا: میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ آپ آپس میں امن کے ساتھ اور محبّت سے رہیں۔ مذہبی اختلافات کو چھوڑ کر نائیجیرین کی حیثیت سے ایک دوسرے سے محبّت کریں۔ بلا تفریقِ مذہب ایک دوسرے سے ہمدردی کریں۔

فرمایا: میرا صرف یہ پیغام نہیں کہ تم دوسرے مسلمانوں سے نفرت نہ کرو بلکہ دوسرے عیسائیوں سے بھی محبّت سے پیش آئیں۔ انسانیّت سے نفرت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبّت کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ غلط ہے کہ انسان خدا سے تو محبّت کرے لیکن اس کی مخلوق سے محبّت نہ کرے۔ پھر حضورِ انور نے وطن سے محبّت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ وطن سے محبّت ایمان کا حصّہ ہے اِس لئے اپنے وطن کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے کام کریں جو CORRUPTION ہے اس کو ختم کریں کیونکہ سمگلنگ اور حُبّ الوطنی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ حضور نے احمدیوں کو خصوصیّت سے توجہ دلائی کہ وہ وطن کے خیر خواہوں کی طرفداری کریں اور حکومتوں

مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ افریقہ کے دوران خدا تعالیٰ کے احسانات کا اجمالی تذکرہ

گیمبیا

گیمبیا میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا بانجول میں مشن ہاؤس و بیت الذکر اور فرافینی میں کلینک اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ایک استقبالیہ تقریب میں حکومت کے وزراء، مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز، پارلیمانی سیکرٹری اور دوسرے سرکردہ سرکاری حکام شامل ہوئے۔

گیمبیا میں حضورِ انور نے بانجول، فرافینی، جارج ٹاؤن، بقسے، سالکینی، صبا، بنجوارہ اور بعض دیگر مقامات کا دورہ فرمایا۔ ان مقامات پر مجالسِ عرفان ہوئیں جن کا مختلف زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوتا رہا۔ بقسے کے مقام پر تین طلباء نے بیعت کی جب کہ MANSAKONKA کے مقام پر گنی بساؤ کے بارہ احباب نے بیعت کی۔

اِس دورہ میں مختلف مقامات پر وزرائے مملکت، کمشنر، پارلیمانی سیکرٹریز اور چیفس نے جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ ریڈیو گیمبیا پر مسلسل حضورِ انور کے دورہ کی رپورٹ نشر ہوتی رہی۔

سیرالیون

حضورِ انور ۲۴ جنوری ۱۹۸۸ء کو گیمبیا کا دورہ مکمل کر کے سیرالیون پہنچے۔ ایئرپورٹ پر مذہبی امور کے وزیر نے صدر کے نمائندہ کی حیثیت سے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ یہ وزیر ایئرپورٹ سے حضورِ انور ایدہ اللہ

کو صدرِ مملکت سیرالیون کے ذاتی ہیلی کاپٹر کے ذریعہ سمندر کی دوسری جانب "ہیسٹنگ" کے مقام پر لائے۔ جہاں سے حضورِ انور کو ملٹری کا ایک دستہ مہیّا کیا گیا جو سیرالیون کے سارے دَورہ میں قافلہ کے ساتھ رہا۔ اِس کے علاوہ حضورِ انور جس شہر میں تشریف لے گئے وہاں کی پولیس کا ایک دستہ بھی اس شہر کے اندر قافلہ میں شامل ہوتا رہا۔

حضورِ انور نے سیرالیون میں قیام کے دَوران مسکینی۔ میل ۹۱۔ بو۔ کینما، روکوپر اور نیوٹن کی جماعتوں کا دَورہ کیا۔ اِن مقامات پر اِرد گرد کی سینکڑوں جماعتوں کے لوگ ہزارہا کی تعداد میں شامل ہوئے۔ حضور نے ان مقامات پر آنے والے سبھی احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ میل ۹۱ کے علاقہ میں حضورِ انور کو چیف کی طرف سے چیفس کا لباس پہنایا گیا اور پیراماؤنٹ چیف بنایا گیا۔ کینما اور بو میں حضورِ انور کو شہر کی چابی پیش کی گئی۔ استقبالیہ تقریبات اور مجالسِ عرفان کی تعداد پندرہ ہے۔ سیرالیون میں ہونیوالی مختلف تقریبات میں حکومت کے وزراء، مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز، ممبر آف پارلیمنٹ، مختلف علاقوں کے چیفس، کمشنز، مختلف مساجد کے امام شامل ہوئے۔ سبھی نے جماعت کی طبّی، تعلیمی اور مذہبی خدمات کو سراہا۔

حضورِ انور جہاں بھی تشریف لے گئے رہائش کے لئے حکومت نے جگہ مہیّا کی۔ صدرِ مملکت سیرالیون سے حضورِ انور کی نصف گھنٹہ کی ملاقات ہوئی۔ صدر نے جماعتی خدمات کو بہت سراہا اور کہا کہ ہم آپ کو ہر قسم کا تعاون دینے کے لئے تیار ہیں۔ ۲ پریس کانفرنسیں ہوئیں جن میں ٹیلیویژن، ریڈیو اور ملک کے اخبارات کے سبھی نمائندے شامل ہوئے۔ گورنمنٹ کے ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخباری نمائندوں کی ایک ٹیم سارے دَورے میں حضورِ انور کے ساتھ رہی۔ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے ۲۹ طلباء نے سکول کی ایک تقریب کے بعد حضورِ انور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میل ۹۱ کے مقام پر ۲ گاؤں کے چار سَو سے زائد افراد نے حضورِ انور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضورِ انور نے سیرالیون کے احمدیہ سیکنڈری سکولوں اور ہسپتالوں کا معائنہ فرمایا اور موقع پر مختلف شعبوں سے متعلق ہدایات دیں۔ حضورِ انور جہاں بھی تشریف لے گئے ہزارہا کی تعداد میں احبابِ جماعت اور سکولز کے طلباء نے پُرجوش نعروں سے حضورِ انور کا استقبال کیا۔

لائبیریا

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیرالیون کا انتہائی کامیاب دَورہ مکمّل فرمانے کے بعد

۳۱ جنوری ۱۹۸۸ء کو سوا دو بجے لائبیریا پہنچے۔ ایئرپورٹ پر مجلس عاملہ کے ممبران اور ملک کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے احبابِ جماعت کی کثیر تعداد کے علاوہ منسٹر آف ایجوکیشن، صدرِ مملکت لائبیریا کے نمائندہ کی حیثیت سے موجود تھے اور انہوں نے جہاز کے اندر جاکر حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حضور V.I.P. لاؤنج میں تشریف لائے جہاں لائبیریا ٹیلیویژن کے نمائندہ نے حضورِ انور سے انٹرویو لیا۔ لائبیریا ٹیلیویژن کے نمائندہ نے حضورِ انور کے جہاز سے اُترنے سے لے کر V.I.P. لاؤنج میں آنے تک کا سارا منظر فلمایا۔ حکومتِ لائبیریا نے دو کاریں مع ڈرائیور لائبیریا میں قیام کے دوران حضورِ انور کے لئے مہیا کیں۔ اس کے علاوہ ایک پولیس اسکواڈ بھی مہیا کیا جو سارے لائبیریا میں قیام کے دوران سارے سفر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ کے ساتھ رہا۔ حضورِ انور کے قافلہ کے ممبران کی رہائش ہوٹل افریقہ میں تھی۔ یہ ہوٹل ایئرپورٹ سے ۴۱ میل دُور ملک کے دارالحکومت منروویا کے ساحلِ سمندر پر واقع ہے۔ ساڑھے تین بجے حضورِ انور ہوٹل پہنچے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضورِ انور نے نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اسی رات مشن ہاؤس منروویا میں مجلسِ عرفان ہوئی جو رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

یکم فروری کو صبح ساڑھے دس بجے حضورِ انور نے صدرِ مملکت لائبیریا سے ملاقات کی۔ بعد ازاں حضورِ انور نے مشن ہاؤس میں اجتماعی اور انفرادی ملاقاتیں کیں۔ سوا چار بجے افریقہ ہوٹل کے کانفرنس رُوم میں پریس کانفرنس ہوئی جس میں اخبار، ریڈیو اور ٹی۔ وی کے گیارہ نمائندے شامل ہوئے۔ رات پونے نو بجے اسی ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب ہوئی جس میں ملک کے وائس پریذیڈنٹ، جرمنی، غانا اور زائر کے ایمبیسیڈرز، ڈپٹی سپیکر ہاؤس آف پارلیمنٹ اور اسی طرح بعض دیگر سرکردہ حکام، یونیورسٹی کے پروفیسرز اور طلباء شامل ہوئے۔

۲ فروری۔ صبح ساڑھے نو بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک مجلسِ عاملہ کی میٹنگ ہوئی۔ بارہ بجے ہوٹل سے روانہ ہو کر حضورِ انور ایک بجے ایئرپورٹ پر تشریف لائے اور ایک بجکر ۵۰ منٹ پر آئیوری کوسٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

آئیوری کوسٹ

۲ فروری کو تین بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آئیوری کوسٹ آمد ہوئی۔ ایئرپورٹ پر مجلسِ عاملہ کے ممبران کے علاوہ ایک کثیر تعداد میں احبابِ جماعت نے استقبال کیا۔ جہاز سے اُتر کر حضورِ انور

V.I.P. لاؤنج میں تشریف لائے جہاں ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندوں نے حضور انور سے انٹرویو لیا۔ آئیوری کوسٹ میں حضور انور اور قافلہ کی رہائش انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل میں تھی۔ ایئرپورٹ سے حضور سیدھے ہوٹل تشریف لائے۔ ظہر و عصر کی نمازیں حضور نے جمع کرکے پڑھائیں پھر ساڑھے چھ بجے مشن ہاؤس تشریف لے گئے جہاں تین سو سے زائد احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس عرفان ہوئی جو رات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔

تین فروری کو صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی پھر ساڑھے دس بجے حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز ظہر و عصر حضور انور نے مشن ہاؤس میں جمع کرکے پڑھائیں اس کے بعد مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور موقع پر ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور نے احمدیہ کلینک کا معائنہ فرمایا جو مشن ہاؤس کے ساتھ ہی واقع ہے۔ حضور مریضوں کے وارڈ میں بھی تشریف لے گئے ان کا حال پوچھا اور دعا کی۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس عرفان ہوئی جو رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

۴ر فروری۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی پھر حضور مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب سے اجتماعی و انفرادی ملاقات کی۔ حضور انور نے اس موقع پر ہمسایہ ملک "مالی" کے وفد سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات سے فارغ ہوکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد مجلس عاملہ، مربیان کرام و ڈاکٹر صاحبان کی اجتماعی میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے شرکت فرمائی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد حضور انور نے صدر مملکت آئیوری کوسٹ سے ملاقات فرمائی یہ ملاقات تقریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔ اُسی روز سات بجے شام ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب ہوئی جس میں نمایاں شخصیات شامل ہوئیں۔

۵ر فروری۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ بیت الذکر آئیوری کوسٹ میں نماز جمعہ ادا فرمائی اور جمعہ کے معاً بعد ساڑھے چار بجے غانا کے لئے ایئرپورٹ سے روانگی ہوئی۔

غانا

پانچ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز غانا تشریف لائے۔ ایئرپورٹ پر چھ سے سات ہزار کی تعداد میں احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔ V.I.P. لاؤنج میں ریڈیو غانا کے نمائندہ نے انٹرویو لیا۔ حضور انور کی رہائش سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں تھی جبکہ قافلہ کے ممبران کی رہائش مشن ہاؤس

میں تھی۔ ایئرپورٹ سے حضورِ انور گیسٹ ہاؤس تشریف لائے۔ ساڑھے سات بجے شام حضورِ انور مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور مشن ہاؤس کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

نمازِ مغرب وعشاء کے بعد ایک چیف نے بیعت کی۔ بعد ازاں مجلسِ عرفان ہوئی جو پونے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ غانا میں حضورِ انور کا قیام ۵ر فروری سے ۱۳ر فروری تک رہا۔ اِس دَوران حضورِ انور نے درج ذیل مقامات کا دَورہ فرمایا:۔

وا، کماسی، ٹیچی مان، اسوکورے، سالٹ پانڈ، کیپی، ٹیما، پوٹسن، سویڈرو، اسارچر، کوکوفو، اکرافو، فومینا

اِس عرصۂ قیام کے دَوران چار مجالسِ عرفان ہوئیں۔ مختلف تقریبات میں حضورِ انور نے چودہ خطاب فرمائے اکرا، وا اور کماسی میں استقبالیہ تقریبات ہوئیں جن میں متعلقہ علاقوں کی نمایاں شخصیات شامل ہوئیں۔ تینوں موقعوں پر سوال وجواب کی دلچسپ مجالس ہوئیں۔ حضورِ انور نے دَورہ کے دَوران متعدد ہسپتالوں، سکولوں اور زیرِتعمیر جماعتی عمارات کا معائنہ فرمایا۔

حضورِ انور نے وا، ٹیچی مان، اسوکورے، سالٹ پانڈ اور پوٹسن، سویڈرو، کوکوفو، فومینا، اکرافو میں ہونے والی تقریبات میں ان علاقوں کے متعدد پیراماؤنٹ چیفس صاحبان سے ملاقات کی۔ بعض موقعوں پر ایک ایک تقریب میں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے پندرہ سے زائد چیفس شریک ہوئے۔

۷ر فروری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کنگ آف اشانٹین پریذیڈنٹ آف دی نیشنل ہاؤس آف پیراماؤنٹ چیف سے ملاقات کے لئے اس کے محل پر تشریف لے گئے۔

۱۰ر فروری کو حضورِ انور جسٹس دانیال انا ممبر آف پراونشل نیشنل ڈیفنس کونسل سے ملاقات کے لئے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔

۱۱ر فروری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدرِ مملکت آف غانا سے ملاقات کی۔ اسی روز حضور نے اکرافو کے مقام پر غانا کے سب سے پہلے احمدی چیف مہدی اپاپا کی قبر پر دعا کی۔ انہوں نے ۲۲-۱۹۲۱ء میں احمدیت قبول کی تھی اور ۹۸ سال کی عمر میں ۱۹۲۶ء میں وفات پائی تھی۔

حضورِ انور نے اِس علاقہ میں موجود غانا کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی سب سے پہلی احمدیہ بیت الذکر میں دو رکعت نفل ادا کئے۔ اسی روز حضورِ انور نے سالٹ پانڈ کے مقام پر جلسہ سالانہ غانا میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ ۱۱ر اور ۱۲ر فروری کو حضورِ انور نے مجلسِ عاملہ، مربیان کرام، ڈاکٹرز اور ٹیچرز کی اجتماعی میٹنگ میں شرکت فرمائی۔

گلہائے عقیدت

رِتری بلندیٔ درجات تیرے نام میں ہے — جلال و شوکت و اقبال گام گام میں ہے

دَمِ شفا سے جِلائے ہیں مُردہ دِل تُو نے — حیات بخش تاثّر ترے کلام میں ہے

زمیں سے تا بفلک ہو گئی فضا روشن — تُو ضو فشاں جو ستاروں کے اژدہام میں ہے

کہیں چُھپائے سے چُھپتا ہے جلوۂ جاناں؟ — اسی کے نُور کا پرتو مرے امام میں ہے

جو چاہے نام رکھے وہ عدوئے بد باطن — تمہارے نام کی عظمت تمہارے کام میں ہے

دیکھے ہوئے ہیں میکدے دُنیا جہان کے — کہاں وہ لطف جو ساقی! تمہارے جام میں ہے

مِلی جو قوّتِ پرواز در پہ آ پہنچا — وفورِ عشق وہ آقا! ترے غلام میں ہے

تمہاری یاد کے باعث ہی شاد کام ہُوا
خدا کا فضل فقط ترے اِحترام میں ہے

محمد ابراہیم شاد

یہ نظم ۳۰ جولائی ۱۹۸۷ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران لندن میں پیش کی گئی ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں

بائیبل کی پیشگوئیاں

(مکرم محمد صدیق شاہد صاحب ننگلی استاذ الجامعة)

قرآن مجید نے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کو جن متعدد طریقوں سے اسلام کی طرف بلایا ہے اُن میں ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے عیسائیوں کو اُن پیشگوئیوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو ابھی تک بائیبل میں موجود ہیں اور جن کے مصداق ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تورات و انجیل کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بہت بڑا ثبوت ہے اِس امر کا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے برگزیدہ رسول ہیں نیز یہ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا فرض ہے کہ آپؐ پر ایمان لاکر راہِ حق کو قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اہلِ کتاب کو اِس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے :-

النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ

(الاعراف : ۱۵۸)

کہ وہ لوگ خدا کی خاص رحمت کے مستحق قرار پائیں گے جو اس اُمی نبی موعود (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں گے جسے وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا پاتے ہیں یعنی اُس کے لئے واضح پیشگوئیاں اُن کی تورات و انجیل میں موجود ہیں۔ میرا یقین ہے کہ اہلِ کتاب پر اتمامِ حُجت کے لحاظ سے انہیں دعوتِ اسلام دینے کا یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ مخاطب یہودی یا عیسائی کا ایمان لانا یا نہ لانا تو اس کے اختیار میں ہے۔

بائیبل کی ساری پیشگوئیوں کا اِس مختصر مضمون میں درج کرنا مشکل ہے نمونہ کے طور پر اِس جگہ چھ واضح پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :-

پہلی پیشگوئی

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا تعالیٰ کے حکم سے طور پر گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔" (استثناء ۱۸/۱۵)

پھر لکھا ہے :-

"مَیں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ مَیں اُسے فرماؤں گا وہ سب اُن سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سُنے گا تو مَیں اس کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا مَیں نے اُسے حکم نہیں دیا یا اَور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔" (استثناء ۱۸/۱۸ تا ۲۰)

ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام جزئیات کے لحاظ سے صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے۔ (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ شخص تھے جو بنو اسماعیل میں پیدا ہوئے۔ جو بنو اسحاق کے بھائی تھے (پیدائش ۱۶/۱۲، ۲۵/۱۸) دراصل اِس پیشگوئی کا باعث یہ تھا کہ جب بنی اسرائیل نے خدا کا کلامِ شریعت سُننے سے انکار کر دیا (خروج ۲۰/۱۹، استثناء ۱۸/۱۶-۱۷) تو خدا تعالیٰ نے بطورِ سزا یہ فرمایا تھا کہ "وہ نبی" اُن کے بھائیوں یعنی "بنی اسمٰعیل" میں سے ہوگا لہٰذا اب صاحبِ شریعت نبی بنی اسرائیل میں سے کبھی نہیں ہو سکتا تھا (۲) حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ شخص تھے جنہوں نے موسیٰؑ کی مانند ہونے کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ قرآن میں آتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ (المزمّل: ۱۶) ہم نے تمہاری طرف تم میں سے ایک رسول بھیجا جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موسیٰؑ کی طرح صاحبِ شریعت نبی تھے اور حضرت موسیٰؑ کی طرح آپؐ سے وعدہ کیا گیا کہ آپؐ کی اُمّت میں سے اُسی طرح خلفاء اور مجدّدین آتے رہیں گے جس طرح حضرت موسیٰؑ کے بعد آئے تھے اور آخر میں موسوی مسیحؑ کی طرح قریباً اُتنے ہی عرصے کے بعد ایک محمدی مسیح بھی آئے گا چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُتنا ہی عرصہ بعد بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود بن کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ (۳) اِس پیشگوئی میں کہا گیا تھا کہ "مَیں اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا" چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

قرآن کریم کو پیش کیا جو شروع سے آخر تک خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا نام بھی قرآن کریم میں کلام اللہ لکھا گیا ہے (بقرہ ع ۹) اسی طرح قرآن کریم صریح طور پر اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (نجم ع ۱) کے لفظوں میں وحی الٰہی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (۴) لکھا تھا کہ "جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا وہ سب اُن سے کہے گا" جنابِ مسیح نے بھی فرمایا تھا کہ "تمام سچائی کی راہ" بتانے والا سچائی کا رُوح میرے جانے کے بعد آئے گا۔ (یوحنا ۱۶/۱۲-۱۳) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ یعنی جو وحی تجھے کی جاتی ہے وہ ساری کی ساری لوگوں کو سُنا دے (مائدہ ع ۱۰) اسی طرح فرمایا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ (مائدہ ع ۱) میں نے آج اِس کلام کے ذریعہ سے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کو ساری سچائیاں بتائی گئیں اور جنہوں نے دُنیا کو ساری سچائیاں بتا دیں۔ (۵) پیشگوئی میں ایک علامت یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کا کلام وہ خدا کا نام لے کر دُنیا کو سُنائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے نبی ہیں جن کی الہامی کتاب کا ہر باب بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم سے شروع ہوتا ہے یعنی میں اللہ کا نام لے کر یہ باتیں تمہیں سُناتا ہوں۔ (۶) پیشگوئی کا یہ حصہ کہ اس کے منکروں سے حساب لیا جائے گا جس شان سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پورا ہوا ہے اُس کے دشمن بھی معترف ہیں۔ (۷) لیکن نشان یوں بتایا گیا تھا کہ اس کو دشمن قتل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں گے مگر جو نبی جھوٹا ہو گا وہ قتل کیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی فرمایا گیا تھا کہ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ ع ۱۰) یعنی خدا تعالیٰ آپ کو دشمنوں کے منصوبوں اور قتل سے محفوظ رکھے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ برخلاف اس کے حضرت مسیح کی نسبت یہودیوں کی طرح عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ دشمن آپ کی جان لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت موسیٰ کی اس پیشگوئی کی تمام الہامی علامات صرف حضرت بانیٔ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کسی نبی نے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا تھا نہ صرف یہ بلکہ بنی اسرائیل کے تمام نبیوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنے بعد مثیلِ موسیٰ کی آمد کی یاد دہانی کرائی ہے اور تو اور حضرت مسیح اور آپ کے حواریوں نے بھی مثیلِ موسیٰ صاحبِ شریعت نبی کے آنے کی خبر دی ہے۔ لکھا ہے:-

"وہ (خدا) اُس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں چنانچہ موسیٰ نے کہا

کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔"

(اعمال ۳/ ۲۰-۲۲)

اِس جسارت سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں کے مسلّمہ الہامی کلام کے رُو سے حضرت مسیح مثیلِ موسیٰ والی پیشگوئی کے مصداق نہیں ہیں بلکہ مسیح کی آمدِ اوّل اور آمدِ ثانی کے درمیانی زمانے میں آنے والا نبی اِس پیشگوئی کا مصداق ہے اور وہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت وجود ہے۔

دوسری پیشگوئی

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مثیلِ موسیٰ کے بارہ میں ایک اَور عظیم الشان پیشگوئی یوں بیان کی ہے:-

" اور اُس نے کہا کہ خداوند سینا سے اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوُا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوُا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اُس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت اُن کے لئے تھی۔"

(استثناء ۳۳/ ۳)

(۱) سینا وہی پہاڑ ہے جسے قرآن کریم میں طُور کہا گیا ہے۔ اِس سے حضرت موسیٰؑ کا ظہور مراد ہے۔ شعیر سے بعض نے حضرت مسیح کی آمد مراد لی ہے مگر یہ اُن پہاڑوں کا نام بھی ہے جن میں سے گذر کر حضرت موسےٰؑ آئے تھے اور انہوں نے دشمن پر فتح پائی تھی اِس لئے یہاں بھی حضرت موسیٰؑ مراد ہیں۔ (۲) آگے فرماتا ہے " فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوُا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا"۔ اِس میں بھی دو باتیں بتائی گئی ہیں اور دونوں ایک ہی وجود کے متعلق ہیں جس طرح پہلی دو بھی ایک ہی وجود کے متعلق ہیں۔ چنانچہ سب لوگ جانتے ہیں کہ اس پیشگوئی میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ پورا ہوُا۔ فاران کی پہاڑیاں تاریخی طور پر ثابت ہے کہ مکہ کی پہاڑیاں ہیں (پیدائش ۲۱/ ۲۱) اور وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ (۳) " دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دس ہزار صحابہؓ ہیں جن کے ساتھ آپؐ نے مکہ فتح کیا تھا (بخاری جلد ۳ کتاب المغازی)۔ (۴) " آتشی شریعت" سے مراد وہ نورانی اور آسمانی قرآن کریم کی جلالی شریعت ہے جس نے گناہوں اور شیطانی کاروبار کو جلا کر رکھ دیا۔ (۵) فاران سے ظاہر ہونے والے عظیم الشان نبی کی خبر حبقوق نبی نے بھی دی ہے۔ لکھا ہے:-

" خدا تیما سے اور وہ جو قدّوس ہے کوہِ فاران سے آیا سلاہ اُس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اُس کی حمد سے معمور ہوئی۔"

(حبقوق ۳/ ۳)

اِس پیشگوئی میں بھی تیما اور کوہِ فاران سے ایک قدوس کے ظاہر ہونے کا ذکر ہے جس نے صرف جمالی جلوہ نہ ہونا

تھا بلکہ اُس کے ساتھ ایک آتشی شریعت کا ہونا لازمی تھا۔ استثناء کی اِس پیشگوئی کو حضرت سلیمانؑ نے بھی دُہرایا ہے۔ فرمایا "میرا محبوب سُرخ وسفید ہے وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔" (غزل الغزلات ۵/۱۰) یہ حوالہ بشارتِ تورات کی صدائے بازگشت ہے جس کے مصداق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تیسری پیشگوئی

حضرت سلیمانؑ فرماتے ہیں "میرا محبوب سُرخ وسفید ہے دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے۔"..... آگے لکھا ہے "وہ خوبی میں رشک سرو ہے اُس کا مُنہ شیرینی ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے (عبرانی میں لکھا ہے وہ محمدیم ہے) اے یروشلم کی بیٹیو یہ میرا پیارا ہے یہ میرا جانی ہے۔"

(غزل الغزلات ۵/۱۰ تا ۱۶)

حضرت سلیمانؑ کا یہ الہامی گیت سرتاپا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا اظہار ہے اور اس کا لفظ لفظ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دے رہا ہے۔

(۱) اِس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ ایک ایسا نبی پیدا ہونے والا ہے جو دوسرے نبیوں سے افضل ہو گا کیونکہ لکھا ہے "تیرے محبوب کو دوسرے محبوب کی نسبت سے کیا فضیلت ہے۔" (غزل الغزلات ۵/۹)
(۲) اِس پیشگوئی میں حضرت سلیمانؑ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بھی بتایا ہے جو تاریخ سے سرخ و سفید ثابت ہے۔ (۳) اِس میں فتح مکّہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار آدمیوں کے ساتھ فتح مندانہ اپنے ملک کو واپس آئیں گے۔ یہ وہی دس ہزار قدوسی ہیں جن کا ذکر استثناء ۳۳ میں آچکا ہے۔ (۴) اِس پیشگوئی میں واضح طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام محمد بتایا گیا ہے جس کا ترجمہ انگریزی بائیبل میں "ALTOGATHER LOVELY" کیا گیا ہے اور اُردو بائیبل میں "سراپا عشق انگیز" کیا گیا ہے یعنی اُسے دیکھ کر انسان اُس سے محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ عبرانی میں اصل لفظ "محمدیم" آیا ہے۔ یہ بائیبل کے محاورہ کے مطابق ہے کیونکہ ادب کے لئے ی اور م کو بڑھا دیا جاتا ہے جیسے الوہ کو الوہیم لکھا گیا ہے اِسی طرح محمد کو محمدیم کہا گیا ہے جس کے معنی ہیں "ہاں وہ بزرگ محمد ہے"۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

چوتھی پیشگوئی

حضرت یسعیاہ نبی نے خدا کا کلام سُنایا کہ

"عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے اے ددانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیراندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر گھٹ جائیں گے۔" (یسعیاہ $\frac{۲۱}{۱۳-۱۷}$)

اِس پیشگوئی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا صاف ذکر ہے اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی جنگِ بدر کے لئے واضح اشارہ ہے جس میں قیدار یعنی بنو قیدار قریش (قیدار حضرت اسمٰعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے عرب حضرت اسمٰعیلؑ ہی کی نسل ہیں) کی حشمت خاک میں مِل گئی۔ اسی طرح حضرت یسعیاہ نبی کی معرفت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"تم اگلی چیزوں کو یاد نہ کرو اور قدیم باتوں کو سوچتے نہ رہو۔ دیکھو مَیں ایک نئی چیز کروں گا اب وہ ظاہر ہوگی کیا تم اُس پر ملاحظہ نہ کرو گے ہاں مَیں بیابان میں ایک راہ اور صحراء میں ندیاں بناؤں گا۔ دشت کے بہائم۔ گیدڑ اور شترمرغ میری تعظیم کریں گے کہ مَیں بیابان میں پانی اور صحرا میں ندیاں موجود کروں گا کہ وہ میرے لوگوں کے میرے برگزیدوں کے پینے کے لئے ہوئیں مَیں نے اُن لوگوں کو اپنے لئے بُلایا وہ میری ستائش کریں گے۔" (یسعیاہ $\frac{۲۳}{۱۸-۲۱}$)

پھر فرمایا:۔

"خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اُس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور اُن کے باشندو! تم زمین پر سرتاسر اُسی کی ستائش کرو۔ بیابان اور اُس کی بستیاں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور بحری ممالک میں اُس کی ثناء خوانی کریں گے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائے گا۔ وہ چِلّائے گا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے بلائے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا۔"
(یسعیاہ $\frac{۴۲}{۱۰-۱۳}$)

اِسی ضمن میں مزید خبر دی کہ:۔

"وہ کس کو دانش سکھائے گا کس کو وعظ کر کے سمجھائے گا اُن کو جن کا دودھ چھڑایا گیا۔ جو

چھاتیوں سے جدا کئے گئے کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم، قانون پر قانون، قانون پر قانون ہوتا جاتا۔
تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں۔ ہاں وہ وحشی کے سے ہونٹوں اور اجنبی زبان سے اس گروہ کے
ساتھ باتیں کرے گا۔" (یسعیاہ ۲۸/ ۹-۱۱)

اِن تینوں عبارتوں پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی کھل جاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ایک نئی شریعت ایک نئے گیت اور نئے قانونوں والی کتاب کی خبر دی ہے۔ یہ نئی شریعت عالمگیر ہے۔ تمام دُنیا کے لئے ہو گی۔ سلع (مدینہ کی پہاڑی) کے باشندے پہلے یہ گیت گائیں گے۔ اذانیں دیں گے۔ کھلے بندوں تبلیغ کریں گے۔ جنگوں تک نوبت آئے گی۔ آخر مامور اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔ قرآن مجید کا نزول تدریجاً ہوگا۔ غیر عبرانی زبان میں ہوگا اور اس کا نزول "تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں" مکی اور مدنی ہوگا۔ قرآن مجید کے آنے سے صحرا میں آبِ حیات کی ندیاں بہہ پڑیں گی اور ساری دُنیا میں خدا کی ستائش قائم ہو جائے گی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

پانچویں پیشگوئی

حضرت مسیح نے انگوری باغ کی مشہور تمثیل کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی کی ہے کہ

"جب باغ کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ انہوں نے اس سے کہا ان بُرے آدمیوں کو بُری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کا ٹھیکہ اَور باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اُس کو پھل دیں۔ یسوع نے ان سے کہا کیا تم نے کتابِ مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رَدّ کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے اِس لئے مَیں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور اُس قوم کو جو اُس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ اور جو اُس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے مگر جس پر وہ گرے گا اُسے پیس ڈالے گا۔" (متی ۲۱/ ۴۰-۴۴)

اِس پیشگوئی میں بنی اسرائیل سے آسمانی حکومت چھین کر بنی اسمٰعیل کو دیئے جانے کا ذکر ہے اور اس میں آنے والے نبی اور اُس کی لائی ہوئی شریعت کو کونے کا پتھر قرار دیا ہے۔ ایک خدا ترس مسیحی کے لئے اِس تمثیل میں واضح سبق موجود ہے۔ مسیح فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے خدا کی بادشاہت (انگوری باغ) کے پھل نہ نبیوں کے آنے پر دیئے اور نہ مسیح کی بعثت اُن کے لئے کارگر ثابت ہوئی۔ اب خود خدا باغ کا مالک آئے گا اور بنی اسرائیل سے یہ باغ لے کر دوسری قوم کو دے دے گا اور وہ قوم باغ کے پھل دے گی۔ ظاہر ہے اس میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا صریح ذکر ہے اور بنی اسرائیل سے چھین کر بنی اسمٰعیل کے ذریعہ عالمگیر رحمت کے جاری کرنے کا بیان ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیحؑ کے بعد ہونا مقدر تھا۔ ہر شخص جو انصاف کے ساتھ غور کرنے کا عادی ہے وہ معلوم کر سکتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کے بعد ظاہر ہونے والے مدعیوں میں سے کوئی بھی سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس پیشگوئی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ یقیناً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اِس پیشگوئی کا مصداق اور کوئی نہیں۔

چھٹی پیشگوئی

حضرت مسیحؑ نے اپنے بعد ایک رُوحِ حق کے آنے کی پیشگوئی یوں کی ہے :-

"مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو تسلّی دینے والا (فارقلیط) تم پاس نہ آئے گا پر اگر مَیں جاؤں تو مَیں اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آن کر دُنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اِس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ راستی سے اِس لئے کہ مَیں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے۔ عدالت سے اِس لئے کہ اِس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے میری اَور بہت سی باتیں ہیں کہ مَیں تمہیں کہوں پر اَب تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاوے گی اِس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سُنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی وہ میری بزرگی کرے گی اِس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پاوے گی اور تمہیں دکھاوے گی"　　(یوحنا $\frac{18}{7 \text{ تا } 14}$)

اِن آیات میں ایک تسلّی دینے والے موعود کی خبر دی گئی ہے۔

(۱) جو دُنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اِس طرح کہ وہ یہود کو ملامت کرے گا کہ وہ کیوں مسیح پر ایمان نہیں لائے۔ راستی سے اِس طرح کہ وہ مسیحؑ کی صلیبی موت کے عقیدہ کو جو غلط طور پر عیسائیوں میں رائج ہو گیا تھا غلط ٹھہرائے گا اور اس سچائی کو پیش کرے گا کہ مسیحؑ صلیبی موت سے بچ کر اپنی طبعی عمر پا کر وفات پا چکے ہیں اور دُنیا انہیں پھر اصالتاً نہیں دیکھے گی۔ عدالت سے اِس طرح تقصیروار ٹھہرائے گا کہ وہ نئی شریعت پیش کرے گا جس کی تعمیل نہ کرنے والوں کو سزا دی جائیگی (۲) آئندہ کی خبروں کے متعلق جو کہا گیا ہے اس کے متعلق واضح ہو کہ جتنی آئندہ کی خبریں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں اَور کسی نبی نے نہیں دیں۔ آپؐ کی اخبارِ غیبیہ کا سلسلہ قیامت تک کی اہم خبروں سے تعلق رکھتا

ہے (۳) "وہ میری بزرگی کرے گی" کے الفاظ میں بتایا گیا کہ حضرت مسیح پر جتنے الزام لگائے گئے تھے وہ نبی ان کی تردید کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ کی عزت کو قائم کیا اور گندے الزاموں سے آپ کی تطہیر ہی نہیں کی بلکہ آپ کی اصل شان اور مقام کو دُنیا میں ظاہر کیا۔ ابن اللہ ہونے کی بھی تردید کی اور انہیں ایک سچا اور مقدس رسول ثابت کیا۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ (مائدہ غ ۱)۔ (۴) یہ پیشگوئی واضح طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ جب تک مسیح آسمان پر نہ جائے وہ تسلی دلانے والا نہیں آسکتا یہی بات اعمال $\frac{۳}{۲۱-۲۲}$ میں بھی کہی گئی تھی کہ مسیح کے آسمان پر جانے اور اس کے دوبارہ نازل ہونے کے درمیان مثیلِ موسیٰ نے پیدا ہونا تھا۔ پس تسلی دلانے والے سے مراد استثناء $\frac{۱۸}{۱۸}$ والا موعود ہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

پیارے آقا کا محبّت بھرا سلام

امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اور حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ تمام احبابِ جماعت کو محبّت بھرا السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں ۔

حرمتِ اشیاء کی حکمت

(مکرم خالد رشید رانا صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کولون مغربی جرمنی)

شریعتِ اسلامیہ میں جن اشیاء کے کھانے سے منع کیا گیا ہے وہ دو قسم کی ہیں اوّل حرام دوم ممنوع۔

عام طور پر حرام کا لفظ اِن دونوں قسموں پر حاوی ہے لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۴)

یعنی اُس نے تم پر صرف مردار، خون، سؤر کے گوشت کو اور اُن چیزوں کو جنہیں اللہ کے سوا کسی اَور سے نامزد کر دیا ہو حرام کر دیا ہے مگر جو شخص (اِن اشیاء کے استعمال پر) مجبور ہو جائے اور وہ نہ تو قانون کا مقابلہ کرنے والا ہو اور نہ حدود سے آگے نکلنے والا ہو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِس طرح اِس آیت میں صرف چار چیزوں کو حرام قرار دیا ہے یعنی مردار، خون، سؤر کا گوشت اور وہ تمام چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اَور کے نام سے نامزد کر دیا گیا ہو۔

اِن کے سوا بھی شریعت میں بعض اَور چیزوں کے استعمال سے روکا گیا ہے لیکن وہ چیزیں اشیاءِ ممنوعہ کی فہرست میں تو آئیں گی قرآنی اصطلاح کے مطابق حرام نہیں ہوں گی۔ جیسے ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کُچلیوں والے درندے اور پنجوں والے پرندوں کو کھانا ممنوع قرار دیا ہے کُچلی سے مراد نوک دار دانت ہوتے ہیں جیسے کُتّے کے دانت ہوتے ہیں۔

اِسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

پس اُوپر بیان کردہ چار اشیاء حرام ہیں باقی ممنوع ہیں۔ حرام اور ممنوع میں وہی نسبت ہے جو فرض

اور واجب اور سُنّت میں ہے۔ لہٰذا حرام اور ممنوعات میں سے کسی چیز کو بھی استعمال کرنا قابلِ گرفت اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔ حرام فعل کا ارتکاب کرنے سے انسان کے ایمان پر اثر پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ لازماً بدی ہوتا ہے لیکن دوسری چیزوں کے استعمال کا نتیجہ لازماً بدی اور بے ایمانی کے رنگ میں نہیں نکلتا چنانچہ مسلمانوں میں سے بعض ایسے فرقے جو ان اشیاء کو مختلف تاویلات کے ذریعہ جائز سمجھتے اور انہیں کھا لیتے ہیں جیسے مالکی فرقے والے۔ ان اشیاء کا اثر ان کے ایمان پر نہیں پڑتا اور ان میں بے ایمانی اور بدی پیدا نہیں ہوتی بلکہ گذشتہ دور میں تو ان میں اولیاء اللہ بھی پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن خنزیر کا گوشت یا مردار کھانے والا کوئی شخص ولی اللہ نظر نہیں آئے گا۔ پس حُرمت کے بھی مدارج ہیں۔ مندرجہ بالا بیان کردہ چاروں چیزوں کے سوا باقی تمام ممنوعات ہیں جن کو عام اصطلاح میں حرام کہا جاتا ہے ورنہ قرآنی اصطلاح میں وہ حرام نہیں ہیں۔ دراصل ایک حُرمت ایسی ہے جو صرف لغتاً حُرمت کہلاتی ہے اِس لحاظ سے ہر وہ چیز جس سے کسی دوسرے کو منع کر دیا جائے حرام کہلائے گی جیسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کی ہوئی چیزیں ہیں لیکن قرآنی اصطلاح میں صرف یہی چار چیزیں حرام ہیں۔

مُردار گوشت

مُردار گوشت کھانے سے اللہ تعالیٰ نے اِس لئے روکا ہے کہ مُردار کا خون بہت سی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے اور مُردار کی نسبت اغلب گمان یہی ہوتا ہے کہ وہ بیماری سے یا زہر سے یا زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے مرا ہو۔ یا بالکل بوڑھا ہو کر مَرا ہو اور یہ سب حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں جانور کا گوشت استعمال کرنے کے قابل نہیں رہتا اور اگر گر کر یا کسی اَور صدمہ سے مرا ہو تب بھی قاعدہ ہے کہ سخت صدمہ کا اثر فوراً خون میں زہر پیدا کر دیتا ہے پس درحقیقت کھانے کے قابل صرف وہی گوشت ہوتا ہے جو ذبح کئے ہوئے جانور کا ہو ورنہ اس کا لازماً بداثر ہوگا اور یہ چیز صرف خیالی نہیں بلکہ موجودہ طِبّ نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ خواہ کوئی جانور عمرِ طبعی پا کر بوجہ بڈھا ہونے کے مَرے یا کسی اُونچے مقام سے گر کر ہلاک ہو یا کسی صدمہ سے جانبر نہ ہو سکے یا کسی بیماری کا شکار ہو اُس کے خون میں کئی قِسم کے خطرناک جراثیم اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جن سے ایسے زہر پیدا ہوتے ہیں جو سخت مُہلک ہوتے ہیں۔

خون

خون مختلف قسم کی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے اور صحت کے لئے سخت مُضر چیز ہے۔ فزیالوجی والے لکھتے ہیں کہ خون انسانی بدن میں ایک ایسے گڑھے کی طرح ہوتا ہے جس میں بے حد مچھلیاں، مینڈک اور کیڑے ہر وقت اپنی غذا بھی اُس سے لیتے ہوں اور اپنا فُضلہ بھی اُس میں پھینکتے ہوں کیونکہ اس میں بے انتہا

سیلز تیر رہے ہیں اور ہر وقت اُسے خراب کر رہے ہیں۔ یہ خون کا ہی کام ہے کہ وہ ٹشوز سے مُردہ مادہ کو ان آرگنز تک لے جاتا ہے جو اُسے خون سے صاف اور علیحدہ کرتے ہیں۔ پس خون مختلف قسم کے زہروں اور ردّی مادوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور جسم کے اندر خدا تعالیٰ نے اُس کے صاف کرنے کے لئے کئی سامان بنائے ہوئے ہیں لیکن جب وہ جسم سے باہر آجائے تو اُس کے زہر اُس کے اندر ہی رہ جاتے ہیں اور اس کا استعمال صحت کے لئے سخت مُضر ہوتا ہے اور چند منٹ میں خراب ہو جاتا ہے بلکہ ہوا کے کیڑے مل کر بہت جلد نشوونما پا جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ گوشت جس سے خون دھو لیا جائے دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اُس کے جسے خون لگا ہوا ہو۔ پس خون کا بداثر صاف ظاہر ہے۔

خنزیر (سؤر)

خنزیر کے گوشت کا اثر انسان کے جسم اور اس کے اخلاق پر نہایت بُرا پڑتا ہے۔ جسم پر تو اس کا اِس طرح گندہ اثر پڑتا ہے کہ اِس کے گند اور کیچڑ میں رہنے اور گندی ذہنیت کو پسند کرنے کے سبب سے اِس کے گوشت سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ مسٹر جوناتھان اپنی کتاب سوئنز فلیش (SWINS FLESH) میں لکھتے ہیں کہ "سؤر کے گوشت کے متعلق ایک غیر معمولی عجیب شہادت یہ ہے کہ کدو دانے اور سِل کا مادہ یہودیوں کے اندر اِس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ وہ سؤر کا گوشت نہیں کھاتے۔ اگر ان کی بات پورے طور پر تسلیم نہ بھی کی جائے تب بھی اس میں تو کوئی شُبہ نہیں کہ سؤر خور قوموں میں یہ بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں"۔

سؤر کے گوشت سے ایک مہلک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے ٹری کی نازس (TRICHINOSIS) کہتے ہیں۔ اس میں پہلے ہیضہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں پھر بخار ہو جاتا ہے پھر بدن میں درد شروع ہو جاتا ہے اور آخر میں نمونیا ہو جاتا ہے۔ میڈیکل جیورس پروڈنس میں لکھا ہے کہ اِس مرض کا کوئی علاج نہیں۔

اِسی طرح سؤر کا گوشت کھانے سے آنتوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں جو کدّو دانہ کے مشابہ ہوتے ہیں اور سالہا سال تک رہتے ہیں۔ ڈاکٹر ایف بٹلر ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ پی اپنی کتاب پریکٹس آف میڈیسن میں لکھتے ہیں کہ سؤر میں یہ بیماری پاخانہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے لیکن ان نقصانات سے بھی بڑھ کر بلکہ اصل باعث اِس کی حُرمت کا وہ خرابیاں ہیں جو اخلاق میں پیدا ہوتی ہیں۔ صرف سؤر ہی ایک ایسا جانور ہے جس میں نَر کو نَر پر پھاندنے کی عادت ہے۔ پس وہ لوگ جو سؤر کا گوشت کھانے کے عادی ہیں اُن میں بھی دیوثی بڑھ جاتی ہے اور حیاء کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں شجاعت بھی نہیں ہوتی بلکہ تہور کی عادت ہوتی ہے۔ جس وقت اسے غصّہ آجائے وہ آگے پیچھے نہیں دیکھتا بلکہ سیدھا حملہ کرتا ہے اور اسی عادت کی وجہ سے شکاری

اسے جلد مار لیتا ہے۔ جب شکاری اسے گولی مارتا ہے تو وہ غصہ میں سیدھا حملہ کرتا ہے اور اس طرح جلدی گر جاتا ہے۔ اسی طرح جو قوم سؤر کا گوشت کھانے والی ہوگی اُس میں بھی شجاعت نہیں پائی جائے گی بلکہ تہور پایا جائے گا۔

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ اپنی مشہور تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں خنزیر کی حُرمت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:- "ایک نکتہ اس جگہ یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ نکتہ یہ ہے کہ خنزیر جو حرام کیا گیا ہے خدا تعالیٰ نے ابتداء سے اِس کے نام میں ہی حُرمت کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور اَرْ سے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ مَیں اس کو فاسد اور خراب دیکھتا ہوں کیونکہ خنز کے معنی بہت فاسد اور اَرْ کے معنی دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اِس جانور کو سؤر کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سُو اور اَرْ سے مرکّب ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ مَیں اس کو بہت بُرا دیکھتا ہوں ......" اور یہ معنی جو اس لفظ کے ہیں یعنی بہت فاسد اِس کی تشریح کی حاجت نہیں۔ اِس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیّوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانونِ قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بدن اور رُوح پر پلید ہی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی رُوح پر ضرور اثر ہے۔ پس اِس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے دینِ حق سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اِس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوّت کو کم کرتا ہے اور دیوّثی کو بڑھاتا ہے۔"

فسق

وہ جانور جو شرک کے طور پر ذبح کیا جائے اور اس کے قربان کرنے کا باعث خدا تعالیٰ کے سوا اور ہستیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ چونکہ اِس میں خدائے وحدہٗ لاشریک کی ہتک کی جاتی ہے اور اس کی صفات دوسری ہستیوں کو دی جاتی ہیں اِس لئے اس کو استعمال کرنا انسان کو بے غیرت بناتا ہے بلکہ درحقیقت ایسے جانور کو کھانا دلی ناپاکی اور بے غیرتی کی علامت ہے اور یہ فسق کے زمرے میں آتا ہے۔ پس دینِ حق نے اس کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ یہ حُرمت اِس کے طبعی نقصانات سے نہیں بلکہ دینی نقصانات کی وجہ سے ہے کیونکہ جو شخص کسی ایسے جانور کا گوشت کھاتا ہے جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ اِس بات کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کی توحید سے کوئی محبّت نہیں۔ وہ بظاہر خدا تعالیٰ کی محبّت کا دعویٰ کرتا ہے مگر اپنے باطن میں اُس نے اَور بھی کئی بُت چھپا رکھے ہیں جن کی وہ پرستش کرتا ہے پس اس کا کھانا اس کے دل کو ناپاک کرتا ہے اور اسے مُشرکوں کا ہمرنگ بنا دیتا ہے۔

"اِے دِی اولاد مینوں مَنّے گی"

دسمبر کی سرد راتوں میں افرادِ خاندان و بچوں کے ہمراہ بیٹھ کر گفتگو کا وہ متبرک اور مسحور کُن موقع تو اب جلسہ سالانہ کے نہ ہونے کی وجہ سے میسر نہیں آتا ..... البتہ ان رُوحانی لمحات کے سرور کی یاد میں گفتگو کے پہلو کی یاد تازہ کرنے کے لئے تمام افرادِ خاندان و بچوں کی خدمت میں محترمہ امی جان کی طرف سے یہ تحفۂ یادداشت پیش ہے اللہ تعالیٰ مفید و مبارک فرماوے۔ آمین

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ امی جی کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ہے۔ یہ عاجز ان سے پُرانے حالات سُنتا رہتا ہے چنانچہ انہوں نے یہ دلچسپ بات سُنائی جوئیں نے پہلے اِس رنگ میں نہ سُنی تھی۔

میری امی جان محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم حضرت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس مرحوم کی سب سے بڑی بیٹی ہیں آپ نے اپنے والدین، دادی، نانی و دیگر بزرگان خاندان سے سُنا کہ جب پنڈت لیکھرام قتل ہوُا تو آریوں نے بہت شور مچایا اور باقی اکثر قومیں بھی ان کے ساتھ مل گئیں کہ یہ قتل مرزا صاحب نے کروایا ہے۔ اِس ملک گیر طوفان کے پیشِ نظر حکومت نے امی جان کے دادا جناب محمد بخش صاحب انسپکٹر پولیس جو نہایت سخت گیر اور دیانتدار افسر مشہور تھے اور علاقہ بٹالہ کے تھانوں کے انچارج تھے کو مقرر کیا وہ پولیس فورس لے کر قادیان آئے اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے گھر کی بہت سختی سے تلاشی لی۔ اس سختی کی طرف کسی نے اشارہ کیا تو حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ "اِے دِی اولاد مَینوں مَنّے گی"۔ یعنی اِس کی اولاد مجھے مانے گی۔

چنانچہ کچھ ہی عرصہ بعد محمد بخش صاحب کے بیٹے نیاز محمد صاحب کو سخت دردِ گردہ اُٹھا تو ان کو ان کے آبائی وطن گوجرانوالہ میں مشہور حکیم محمد دین صاحب کے پاس بھیجا گیا۔ حضرت حکیم محمد دین صاحب مخلص احمدی اور حضرت اقدس کے بہت قریبی ساتھیوں میں سے تھے انہوں نے نیاز محمد صاحب کو دوا کے ساتھ ایک کتاب بھی دی چنانچہ چند مرتبہ کی دوا اور کتب پڑھنے کے بعد نیاز محمد صاحب نے جسمانی شفا کے ساتھ ساتھ روحانی شفا بھی حاصل کی اور احمدیت کے نور سے منوّر ہو گئے، الحمدللہ۔ حضرت حکیم محمد دین صاحب نیاز محمد صاحب کو حضرت حکیم نور الدین صاحب کے پاس لے گئے انہوں نے گفتگو کے بعد آپ کو حضرت اقدس کی خدمت

میں پیش کیا جہاں انہوں نے بیعت کر لی۔ اس موقع پر نیاز محمد صاحب نے ایک کپڑا بھی حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا حضور یہ کپڑا لے کر اندر گئے تو حضرت امّاں جان نے پوچھا کہ یہ کپڑا کون لایا ہے تو حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ لیکھرام کے قتل پر جو انسپکٹر ہماری تلاشی لینے آیا تھا اور تمہارے تالے توڑ گیا تھا یہ کپڑا اس کا بیٹا لایا ہے۔ الحمدِللہ تعالیٰ۔

نیز نیاز محمد صاحب نے اپنے والد محمد بخش صاحب کے لئے بھی دعا کی درخواست کی تو حضور نے دُعا کی۔ محمد بخش صاحب نے بیماری کے دَوران کہا کہ "مرزا سچّا ہے مَیں اچھا ہو کر اسے جا کر مانوں گا"۔ نیز بیماری کے آخری ایّام میں مرض الموت کی حالت میں کئی دفعہ یکدم چارپائی سے اُٹھ کر بیٹھ جاتے اور زور زور سے گھر والوں کو آوازیں دیتے اور دیوار کی طرف اشارہ کر کے کہتے کہ دیکھو مرزا صاحب آ گئے تم سب لوگ ان سے مصافحہ کرو اور ان کو مانو۔

جناب محمد بخش صاحب انسپکٹر پولیس مرحوم کے بیٹے حضرت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس مرحوم کراچی وحیدر آباد وغیرہ میں مدّت تک امیر / پریذیڈنٹ کے ذمّہ دار عہدوں پر خدمت کرتے رہے اور آج ان کی اولاد تمام دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور احمدیت کی فدائی ہے۔ اللہ اکبر۔ یہ ہے اس ولی اللہ کے مُنہ سے نکلے ہوئے چند الفاظ "اسے دی اولاد مینوں منّے گی" کا کرشمہ۔ الحمدِللہ تعالیٰ۔

قریشی خلیل احمد ایم۔ اے، ایل ایل۔ بی۔ کراچی

۱۹۸۷ء کا بجٹ سَو فیصد ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ (بقیہ صفحہ ۴)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔ چک ۵۸/۳ ٹکڑا۔ چک ۹۵/ج ب۔ چک ۱۴۸/گ ب۔ چک ۲۸۱/ج ب۔ چک ۲۸۷/ج ب۔ چک ۲۹۷/ج ب۔ چک ۳۰۰/ج ب۔ چک ۳۱۲/ج ب۔ چک ۳۱۴/ج ب۔ چک ۳۳۲/ج ب۔ چک ۳۵۴/ج ب۔ چک ۳۶۷/ج ب۔ چک ۲۵۶/ج ب۔ چک ۵۱۹/گ ب۔ چک ۴۴۵/گ ب۔ رجانہ۔ کمالیہ شہر۔ گوجرہ۔ چک ۳۱۶/ج ب۔

ضلع لاہور:۔ سمن آباد لاہور۔ دار الذکر لاہور۔ دہلی گیٹ لاہور۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ مغلپورہ لاہور۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ اصل گروکے۔ بھمیاں۔ پدری۔ جاہمن۔ رکھ۔ شیخ کوٹ۔ شاہدرہ۔ کماس۔ مہینوال۔ نانوں ڈوگر۔ ہانڈوگجر۔ ہڈیارہ۔ بھاٹی گیٹ لاہور۔

ضلع قصور:۔ قصور شہر۔ جوڑا۔ چونیاں۔ راجہ جنگ۔ پتوکی۔

(بقیہ فہرست آئندہ شمارہ میں)

۱۹۸۷ء کا بجٹ سو فیصد ادا کرنیوالی مجالس انصار اللہ کی دعائیہ فہرست

مندرجہ ذیل مجالس نے اپنے ۱۹۸۷ء کے بجٹ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء تک سو فیصد ادا کر دیئے تھے ان کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا ارسال کی گئی تھی حضور انور نے بعد ملاحظہ فرمایا "جزاکم اللہ"۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضلع جھنگ :- ربوہ شہر۔ پیرو۔ ٹھٹھہ شیرکا۔ جھنگ صدر۔ چک نمبر ۱/۳-ط۔ چک نمبر ۲۰ گھگ۔ چک نمبر ۴۴۲ لیل وسیر۔ چنیوٹ۔ سانگرہ۔ شورکوٹ۔ کوٹ قاضی۔ کوٹ سلطان۔ لکی نو۔ گڑھ مہاراجہ۔ کوٹ لالہ۔ بھریری مغل کالونی نمبر ۳۔ چک نمبر ۲۲۵ چچکانہ۔

ضلع اسلام آباد :- اسلام آباد شرقی۔ اسلام آباد غربی۔ پنڈ بیگوال۔

ضلع راولپنڈی :- راولپنڈی شہر۔ ٹیکسلا۔ چونترہ۔ فاروقیہ۔ کہوٹہ۔ گوجر خان۔ مندووال۔ محمودہ۔ چہان۔ چنگا بنگیال۔

ضلع جہلم :- پنڈ دادن خاں۔ پاکستان چپ بورڈ فیکٹری۔ چک جمال۔ دینہ۔ کالا گجراں۔ محمود آباد جہلم۔ کوٹلہ فقیر۔ متیال۔

ضلع چکوال :- بھون۔ بھوچال کلاں۔ چکوال۔ دوالمیال۔

ضلع اٹک :- اٹک شہر۔ کوٹ فتح خاں۔ پنڈی گھیپ۔

ضلع پشاور :- اچینی پایان۔ بازید خیل۔ پبی۔ رسالپور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ سرائے نورنگ۔

ہزارہ ڈویژن :- ایبٹ آباد۔ داتہ۔ مانسہرہ۔

ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر :- بھمبر۔ وتیال نگیال۔ میرا بھڑکا۔ میرپور شہر۔

〃 کوٹلی 〃 :- بھابھڑہ۔ خلیل آباد۔ دولیاہ جٹاں۔ کوٹلی شہر۔ گوئی۔

ضلع سرگودھا :- سرگودھا شہر۔ ادرحمہ۔ بھیرہ۔ بھابھڑہ۔ بھلوال۔ تخت ہزارہ۔ ٹھٹھہ جوئیہ۔ چک نمبر ۹ پنیار۔ چک نمبر ۳۲ جنوبی۔ چک نمبر ۳۳ جنوبی۔ چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ چک نمبر ۳۵ شمالی۔ چک نمبر ۳۷ جنوبی۔

چک نمبر ۳۸ جنوبی - چک نمبر ۴۰ جنوبی - چک نمبر ۴۱ جنوبی - چک نمبر ۴۳ جنوبی - چک نمبر ۴۶ شمالی - چک نمبر ۴۹ جنوبی - چک نمبر ۶۲ جنوبی - چک نمبر ۶۴ جنوبی - چک نمبر ۷۱ جنوبی - چک نمبر ۷۸ جنوبی - چک نمبر ۷۹ شمالی - چک نمبر ۸۱ جنوبی - چک نمبر ۸۲ جنوبی - چک نمبر ۸۶ جنوبی - چک نمبر ۸۶ شمالی - چک نمبر ۸۷ شمالی - چک نمبر ۸۸ شمالی - چک نمبر ۹۷ جنوبی - چک نمبر ۹۸ شمالی - چک نمبر ۹۹ شمالی - چک نمبر ۱۰۱ جنوبی - چک نمبر ۱۰۴ جنوبی - چک نمبر ۱۱۶ جنوبی - چک نمبر ۱۲۴ جنوبی - چک نمبر ۱۳۰ شمالی - چک نمبر ۱۵۲ شمالی - چک نمبر ۱۶۸/۱۷۱ منگلا - چاہ سردار والا - چھنی تاجہ ریحان - دودہ - سلانوالی - ساہیوال - رکھ چراگاہ - شاہ پور صدر - کوٹ مومن - گھوگھیاٹ - میانی - ہجکہ - ہلال پور - نہنگ - ڈھول بالا - سوبھاگا - سرگودھا چھاؤنی - حویلی مجوکہ -

ضلع میانوالی / بھکر :- میانوالی شہر - داؤدخیل - چک نمبر ۴۷/T.D.A - چک نمبر ۱۵ ڈی - بی - بھکر شہر - حیدر آباد تھل - چک نمبر ۷ ایم - ایل - چک نمبر ۱۶/M.L - چک نمبر ۴۹/M.L -

ضلع ملتان :- جمال والا کھاکھی - چاہ بی بی والا - چاہ بھاگووال - چاہ احمدیاں والا - چاہ گھنے والا - چک نمبر ۳۴۴/W-B - چک نمبر ۳۶۶/W-B - چک نمبر ۳۹۰/W-B - قطب پور - کوٹھے والا - چاہ کرم چند - لودھراں - جلہ ارائیں -

ضلع خانیوال :- خانیوال شہر - باگڑ سرکانہ - جہانیاں - چوہڑ ہٹہ - چک نمبر ۱۳/۸-R - چک نمبر ۹۱-۸/۱۰-R - چک نمبر ۱۰۱/۱۵-L - چک نمبر ۱۷۰/۱۰-R - سرائے سدھو - علی پور - کبیر والا - میاں چنوں - چک نمبر ۱۰۷/۱۵-L -

ضلع وہاڑی :- چک نمبر ۱۹/W-B - چک نمبر ۱۹۰/E-B - چک نمبر ۲۱۶/E-B - چک نمبر ۲۴۵/E.B - چک نمبر ۳۶۳/E-B - چک نمبر ۳۷۳/E-B - چک نمبر ۴۹۳/E-B - چک نمبر ۵۴۳/E-B - چک نمبر ۵۴۹/E-B - گگو منڈی - بوریوالہ - میلسی - چک نمبر ۲۳/W-B - چک نمبر ۱۶۳/W-B - وہاڑی شہر -

ضلع اوکاڑہ :- اوکاڑہ شہر - اوکاڑہ کینٹ - ایل پلاٹ - بصیر پور - چک نمبر ۳/S-P - چک نمبر ۲۲/G-D - چک نمبر ۵۵/۲-L - دیپالپور - صدر گوگیرہ - منڈی ہیرا سنگھ - میرک - چک نمبر ۳۶/۲-L -

ضلع ساہیوال :- ساہیوال شہر - چک نمبر ۶/۱۱-L - چک نمبر ۷/۱۴-L - چک نمبر ۲۲/E-B - چک نمبر ۳۷/۱۲-L - چک نمبر ۵۵/۱۲-L - چک نمبر ۹۹/6-R - چک نمبر ۱۲۸/۹-L - قبولہ - کسووال - چک نمبر ۳۰/۱۱-L -

ضلع بہاولپور :- بہاولپور شہر - اوچ شریف - احمد پور شرقیہ - چک نمبر ۲۲ حمید آباد - چک نمبر ۶۳/D-B - چک نمبر ۸۴/A-F - چک نمبر ۱۹۲ مراد - سمہ سٹہ - شکرانی -

ضلع بہاولنگر :- بہاولنگر شہر - چشتیاں - چک نمبر ۱۰۲ فتح - چک نمبر ۱۱۱/۶-R - چک نمبر ۱۶۰/۷-R - چک نمبر ۱۸۴/۷-R - چک نمبر ۲۰۱ مراد - چک نمبر ۲۰۶ مراد - چک نمبر ۲۱۳/۹-R - چک نمبر ۲۱۴/۹-R - چک نمبر ۲۲۳/۹-R - چک نمبر ۳۲۷/H-R - چک نمبر ۴۲۶/۶-R - ہارون آباد - فورٹ عباس - چک نمبر ۱۶۹/۷-R -

ضلع رحیم یار خان :- رحیم یار خاں - بستی جھول - بستی بابا جھنڈا - بستی شادی - بستی بابا اللہ بخش - بستی کندھارا سنگھ - جھڈ بھٹہ شوگر ملز - چک نمبر ۱/P - چک نمبر ۳۲/N-P غربی - چک نمبر ۳۲/N-P شرقی - چک نمبر ۴۵/P - چک نمبر ۶۵/P

چک نمبر ۴۲/P - چک نمبر ۶۸/6-R عباسیہ - چک نمبر ۱۰۶/P - چک نمبر ۱۲۲/N-P - چک نمبر ۱۶۷/N-P - خانپور - لیاقت پور - منڈی صادق آباد - چک نمبر ۵۲/P

ضلع ڈیرہ غازی خاں :- ڈیرہ غازی خاں شہر - بستی شرف دین - بشیر آباد - تونسہ شریف -

ضلع راجن پور :- راجن پور شہر - داجل -

ضلع مظفرگڑھ :- چک نمبر ۵۱۸/T.D.A -

ضلع لیّہ :- لیّہ شہر - خیرِ والہ - چک نمبر ۱۰۶/M-L - چک نمبر ۱۵۴/T.D.A - چک نمبر ۱۷۰/T.D.A - چک نمبر ۲۲۶/T.D.A - چک نمبر ۲۷۹/T.D.A - چک نمبر ۳۶۸/T.D.A
چک نمبر ۳۷۵/T.D.A - چک نمبر ۴۳۳/T.D.A - چک نمبر ۴۵۵/T.D.A -

ضلع کراچی :- مارٹن روڈ کراچی - عزیز آباد کراچی -

ضلع کوئٹہ :- سریاب - سردار بہادر خاں -

ضلع حیدرآباد :- حیدرآباد شہر - بشیر آباد اسٹیٹ - ٹنڈو محمد خاں - ٹنڈو جام - نواز آباد فارم -
وسیم آباد فارم - سنجر چانگ - حمید آباد -

ضلع بدین :- بدین شہر - ٹنڈو غلام علی - ٹنڈو بھاگو - چک نمبر ۵ احمد آباد - کوٹ احمدیاں - کھوسکی
P.A.F - گولارچی - ظفر آباد لابینی - گوٹھ خلیفہ قاسم -

ضلع نواب شاہ :- نواب شاہ شہر - باندھی - دوڑ - رحمٰن آباد - سکرنڈ - گوٹھ سردار محمد - گوٹھ امام بخش
گوٹھ شاہ دین - گوٹھ مولوی عبدالسلام - قادر آباد - قاضی احمد -

ضلع لاڑکانہ :- لاڑکانہ شہر - گوریج - نصیر آباد -

ضلع تھرپارکر :- احمد آباد - بستی نور - پھیرو چیچی - چک نمبر ۲۶۹ ڈگری - چک نمبر ۲۷۰/A کا چیلو - شریف آباد
صادق پور - کنری - کریم نگر فارم - گوٹھ غلام رسول - گوٹھ احمدیہ - گوٹھ علم الدین - گوٹھ سندھواں - میرپور خاص -
محمود آباد فارم - مصطفیٰ آباد فارم - لطیف نگر فارم - نصرت آباد فارم - نوکوٹ - نور نگر فارم - ناصر آباد فارم - نفیس نگر -
عمر کوٹ - احمد نگر - اسمٰعیل آباد - نگرپارکر - محمد آباد فارم - نبی سر روڈ -

ضلع خیرپور :- گوٹھ ننھے خاں - گوٹھ چوہدری علی محمد -

ضلع سانگھڑ :- سانگھڑ شہر - احمد پور - چک نمبر ۲ منگلی - چک نمبر ۳۸ - گوٹھ فتح پور - چک نمبر ۲۴
گوٹھ ڈاکٹر خان -

ضلع سکھر :- پنوعاقل - ڈھرکی - سیمنٹ ورکس روہڑی - شکارپور -

" جیکب آباد :- جیکب آباد شہر - گڈو -

ضلع خوشاب :- خوشاب شہر - احمد آباد جنوبی - بھان چانن خاں - کھائی کلاں - عمر آباد مجوکہ - چک نمبر ۲/T.D.A - قائد آباد - گروٹ -

(باقی صفحہ ۳۷ پر)

نتیجہ مرکزی مجموعی اِمتحان دوم ۱۹۸۷ء مجلسِ انصاراللہ

قیادتِ تعلیم مجلسِ انصاراللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مرکزی امتحان دوم ۱۹۸۷ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۰۷ انصار نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

۱۔ مکرم محمد ابراہیم شاؔد صاحب	چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ	اوّل
۲۔ " ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور	نوکوٹ ضلع تھرپارکر	دوم
۳۔ " مرزا میاں لطیف احمد صاحب	گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	سوم

خصوصی / نمایاں گریڈ حاصل کرنیوالے انصار

۱۔ مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ۔ گجرات

۲۔ مکرم محمد شفیع صاحب۔ شاہدرہ ٹاؤن لاہور

۲۔ " ارشاد احمد صاحب شکیبؔ۔ جیکب آباد

۴۔ " علی اصغر ابڑو صاحب۔ لطیف آباد حیدر آباد

۵۔ " غلام مصطفےٰ صادق صاحب۔ دارالصدر غربی ربوہ

۶۔ " ملک نصراللہ خان صاحب۔ خوشاب

۷۔ " چوہدری محمد شفیع صاحب سلیم۔ کھاریاں

۸۔ " نعمت اللہ صاحب جتوئی۔ حیدر آباد

۹۔ " محمد حسین صاحب گل۔ اوکاڑہ

۱۰۔ " قریشی محمد عبداللہ صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

۱۱۔ " مقبول احمد صاحب ضابط۔ پیپلز کالونی فیصل آباد

۱۲۔ " عبدالسمیع حسنی صاحب۔ دارالرحمت۔ ربوہ

۱۳۔ " چوہدری خوشی محمد صاحب کپورتھلوی۔ اوکاڑہ

۱۴۔ " عبدالغفور صاحب۔ جھنگ صدر

۱۵۔ " چوہدری نور احمد عابد صاحب۔ دارالصدر ربوہ

۱۶۔ " حاجی سلطان سرور صاحب۔ دارالصدر ربوہ

۱۷۔ " محمد انور صاحب۔ دارالفتوح۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ اِن سب دوستوں کے ذہنوں کو جِلاء بخشے اور صحت و سلامتی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ علم و معرفت میں نئی نئی ترقیات سے نوازتا رہے اور دین و دُنیا میں کامیاب فرمائے۔ نیز دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دوسرے انصار بھائیوں کو بھی علم و فضل کے اِس میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Shafqat Nasir
Darussadar West
Rabwah

عظیم الشّان دعوت

"اچھے آدمی جو خدا تعالیٰ کو مقدّم کر لیتے ہیں..... ان پر جب کوئی بلا آتی ہے تو وہ خود محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ ازراہِ محبّت ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ان بلاؤں کے ذریعہ ایک چشمہ کھولا جاتا ہے جس سے وہ سیراب ہوتے ہیں اور ان کا دل لذّت سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک فوارہ کی طرح جوش مارنے لگ جاتی ہے تب وہ چاہتے ہیں کہ یہ بلا زیادہ ہوتا کہ قُربِ الٰہی زیادہ ہو اور رضا کے مدارج جلد طے ہوں۔ غرض الفاظ وفا نہیں کرتے جو اس لذّت کو بیان کر سکیں جو اخیار و ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہے۔ یہ لذّت تمام سفلی لذّتوں سے بڑھی ہوئی ہے اور فوق الفوق لذّت ہوتی ہے۔ یہ مصیبت کیا ہے ایک عظیم الشّان دعوت ہے جس میں قسم قسم کے انعام و اکرام اور پھل اور میوے پیش کئے جاتے ہیں۔ خدا اس وقت قریب ہوتا ہے..... لوگوں کی نظر میں یہ بلاؤں اور مصیبتوں کا وقت ہے مگر دراصل اس وقت اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض کی بارش کا وقت ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳)